سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR - QADIAN

قادیان

عام قیمت ۳ پیشگی ع‌ ۔ بمعہ ضمیمہ درس قرآن شریف

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید

(جلد ۱۰)

مورخہ ۱۹۔ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۱۰ء مطابق ۸ پوہ سمت ۶۷ بروز جمعرات

(۸)

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

حضرت خلیفۃ المسیح

سارا اللہ تعالیٰ کی طبیعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل کریم سے روز افزوں ترقی ہے ہر روز زخم بہت اچھی حالت میں ہیں لب مبارک پر اب بالکل کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اس ہفتہ میں ایک دن بخار ہوگیا تھا جس کی وجہ ہاضمہ میں خلل بیان کیجاتی ہے۔ آواز میں اب نسبتاً بہت قوت آگئی ہے امید ہے چند روز تک انشاء اللہ تعالیٰ بالکل آرام ہوجائیگا۔ احباب دعا میں مصروف رہیں۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب و ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بدستور علاج میں مصروف ہیں۔ لاہور و امرتسر کے ڈاکٹر دوست بھی وقتاً فوقتاً تشریف لے آتے ہیں۔

یہ پرچہ جلد چھپوا کر روانہ کیا جاتا ہے اب اس کے بعد انشاء اللہ ۵۔ جنوری کا بدر احباب پڑھینگے۔ کیونکہ بسبب مصروفیت جلسہ ۲۹۔ دسمبر کا اخبار چھپ نہ سکیگا۔

بقایا دار توجہ فرماویں بہت احباب ایسے ہیں کہ انہوں نے نہ تو ۱۹۰۹ء کا چندہ سالانہ دیا ہے نہ ۱۹۱۰ء کا اور اخبار ان کے نام برابر جاری ہے۔ براہ مہربانی وہ جلد توجہ فرماویں اور حساب بیباق کریں اور اگر نہیں خریدنا چاہتے تو اطلاع دیں تاکہ اخبار بند کیا جاوے

جو صاحب اپنے حساب کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہیں وہ اپنا نمبر خریداری جو چٹ پر چھپا ہے نوٹ کرادیں۔

دفتر تشحیذ میں ضرورت ایک سب ایڈیٹر کی ضرورت ہے جو عربی جانتا ہو مذہبی مضمون لکھ سکتا ہو اور دفتر کے حساب و کتاب سے خوب واقفیت رکھتا ہو کسقدر بیشار کر سکتا ہو۔ قادیان کی رہائش کو ترجیح م دینے والا ہو تحریری طور پر یا جلسہ کے موقع پر فیصلہ کر دیا جاوے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۔ مینجر تشحیذ الاذہان قادیان۔

سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ دسمبر کو قرار پایا ہے۔ صدر انجمن کی درخواست پر حکام ریلوے نے یہ رعایت ریل کے کرایہ میں منظور فرمائی ہے کہ جو اشخاص اکیسو میل سے زیادہ فاصلہ سے بغرض شمولیت جلسہ آنا چاہیں ان کو بشرطیکہ وہ تیسرے درجہ کا ٹکٹ لیں اصل کرایہ سے ڈیوڑھا کرایہ دیکر آمدورفت کی اجازت ہوگی اس غرض کے لئے دفتر سکرٹری کے چھپے ہوئے سرٹیفکیٹ جاری کئے جاوینگے۔ ان سرٹیفکٹوں کی خانہ پری کرکے ریلوے سٹیشن پر دینے سے ڈیوڑھا کرایہ لیکر رعایتی ٹکٹ مل جائیگا اس ٹکٹ کا نصف حصہ بٹالہ اترتے وقت دیدینا چاہئے اور واپسی کا حصہ اپنے پاس محفوظ رکھنا چاہئے واپسی کے وقت بٹالہ سٹیشن سے ٹکٹ لینے کی ضرورت نہوگی۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ۲۰۔ دسمبر سے لیکر ۲۶۔ دسمبر تک یہ سرٹیفکیٹ کام دے سکینگے۔ ۱۹۔ دسمبر اور اس سے پہلے یا ۲۷۔ دسمبر اور اس کے بعد ان سرٹیفکٹو نپر رعایتی ٹکٹ نہ مل سکیگا۔ اور واپسی کے لئے دس دن سے زیادہ نہ ملینگے۔ یعنی جس تاریخ کو ٹکٹ لیا ہے اس سے دس دن کے اندر اندر اسی سٹیشن پر واپس پہنچ جانا ضروری ہوگا۔

چھکڑوں کا انتظام بٹالہ میں صرف تین دن کے لئے ہوگا یعنی ۲۴۔ دسمبر ہفتہ کے دن دس بجے دن کے پہنچنے والی گاڑی سے لیکر ۲۶۔ دسمبر یعنی پیر کے دن ایک بجے والی گاڑی تک کیونکہ ۲۷۔ دسمبر بعد از دوپہر جو احباب واپس جانے والے ہونگے ان کے لئے انتظام کرنا ضروری ہوگا۔ عموماً رات کے دس بجے والی یا دن کے دس بجے والی گاڑی میں پہنچنا زیادہ مفید ہوگا کیونکہ ان گاڑیوں پر پہنچنے والے احباب کے بستر اور سامان شام کے سات آٹھ بجے تک قادیان پہنچ سکینگے اور جو احباب ایک بجے بٹالہ پہنچینگے ان کے بستر دس گیارہ بجے رات تک بمشکل پہنچ سکتے ہیں۔ اور اس طرح ان کو تکلیف ہوگی پس عموماً احباب یہ کوشش کریں کہ رات کے دس بجے کی گاڑی میں بٹالہ پہنچیں اور یا دن کے دس بجے والی گاڑی پر۔ یکوں پر آنیوالے احباب کو ایسی پابندی کی ضرورت نہیں ہے۔ بٹالہ میں کچھ احباب موجود رہینگے۔ جو حتی الوسع ہر قسم کی مدد بٹالہ سٹیشن پر دینے کو تیار ہونگے (ریویو)

نذرانہ

چودھری مولا بخش صاحب بٹی احمدی سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ حضرت مغفور و مرحوم کی زندگی میں میں نے دوستوں کے درمیان تحریک کی تھی کہ سب مصافحہ کے وقت حضرت صاحب کی خدمت میں کم از کم ایک ایک روپیہ نذرانہ کا گذارا کریں چنانچہ اس پر عمل ہوتا رہا ہے۔ اور اس مسال کیواسطے بھی اب میں اپنے دوستوں کو اس نیک تحریک پر عمل کرنے کے واسطے یاددہانی کراتا ہوں۔

ضرورت تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاخ گرلز سکول میں ایک استانی کی ضرورت ہے جو سند یافتہ ہو اور تعلیم دینا اور کشیدہ سکھانا عمدہ جانتی ہو تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست جنازہ الٰہی بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر اپنے والد مرحوم کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

العزیز علمی۔ ادبی۔ تاریخی۔ تمدنی ماہوار رسالہ۔ قیمت ۱۲ سالانہ ملنے کا پتہ بٹالہ ضلع گورداسپور

ضمیمہ تفسیر نوٹ ۱۵۔ دسمبر کے ساتھ شائع ہوا نہ ۲۲۔ دسمبر کے ساتھ کیونکہ

بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر الفِ میلیہ

تمہید کیا ہی پیارا نام ہے اُس ذاتِ پاک کا جو سب کا خالق اور سب کا مالک اور سب جگہ حاضر اور ہر شے پر ناظر ہے۔ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ۔ ملیون در ملیون صلوٰۃ اور سلام اور رحمت اور برکت اس کے محبوب محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور محمدؐ کی آل پر ہوں جس نے ہمیں اس حیّ و قیوم ذات تک پہنچنے کا راستہ بتلا دیا۔ بتلا کیا پہنچا ہی دیا اور محمدؐ کے اُس غلام پر جس نے غلامی کی خدمات کی ادائگی میں ایسا کمال حاصل کیا کہ خود تو احمدؐ کا خطاب پایا اور ہمارے لئے

نور الدین

کا فضل بھی کھینچ لایا۔ سو جیسا کہ گذشتہ اخبارات سے احباب کو معلوم ہو چکا ہے کہ عاجز اور مولوی سید سرور شاہ صاحب حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح منگھیر علاقہ بنگال کو جاتے ہیں اس کے مطابق ہم منگل کے دن ۷ر نومبر ۱۹۱۱ء کی صبح کو قادیان سے روانہ ہو کر امرتسر سے شام کے تین بجے کی ڈاک گاڑی میں سوار ہوئے۔

ضرورتِ رفیق بدیں خیال کہ منگھیر بہت دور ہے اور واعظین کے سفر کا بہت سا دوچھا انجمن منگھیر پر پڑیگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت بابرکت میں تحریک کی گئی کہ یہاں سے صرف ایک ہی آدمی بھیجا جاوے حضرت نے اس پر تحریر فرمایا "مکرم مولوی محمد علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ایک کا سفر مجھے مکروہ معلوم ہوا اس لئے کم سے کم دو کو یہاں سے روانہ کرنا پسند آیا" والسلام نور الدین - ۳ر نومبر ۱۹۱۱ء۔

راستہ میں اکّر میں ہمارے ساتھ قادیان کے ہندو دوکانداروں میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ قادیان کے بازار اور تجارت نے جو ترقی اس سلسلہ کے طفیل پائی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے اُس نے کہا کہ جس دوکان پر میں کام کرتا ہوں مرزا صاحب کے سلسلہ سے پہلے اس کی سالانہ فروخت ایک سو روپیہ ہوتی تھی اور اب اسکی سالانہ فروخت پانچ ہزار روپیہ ہے یہ تو ایک دوکان کا حال ہے اور ایسی کئی دوکانیں ہیں جو گذشتہ چند سالوں میں مرحوم مغفور حضرت

مرزا صاحب کے قدموں کے طفیل

کہاں سے کہاں تک پہونچ گئی ہیں۔ کیا بابرکت ہوتا ہے خدا کے پیاروں کا وجود کہ اسی دنیا میں اُن کا فیضانِ عام نہ صرف اُن کے متبعین تک محدود رہتا ہے بلکہ غیر اور غیر کیا بلکہ دشمن بھی اُن کی جوتیوں کے صدقے روٹیاں کما کما کر کھاتے ہیں اگر حضور مقدس اس زمانہ میں نہ ہوئے ہوتے تو بیچارے سناؔالاجیوں کو کون پوچھتا اور بہت سے چھوٹے موٹے اخبارات ہیں جو اپنی اخبار کی رونق اسی ذریعہ سے بڑھا رہے ہیں کہ حضرت مجدد زمان کے حق میں ہنسی مذاق لکھ مارا اور چند پیسے مل گئے اور کئی ایک نام کے مولوی ہیں جو اسی مخالفت کے نام سے دربدر بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ خیر ہمیں اسمیں کچھ تعرض نہیں بے شک کمائیں اور کھائیں بلکہ ہمیں اُن کی حالت پر رحم آتا ہے کہ انھوں نے اس نعمت کی اصلی قدر نہ کی اور چند روزہ خوشی کے پیچھے پڑ گئے جو آج ہے اور کل نہیں۔ کاش کہ وہ حقیقت کو پہچانتے اور دائمی خوشی اور راحت کے دار

بنتے۔ چونکہ یہ سفر قادیان سے منگھیر تک تخمیناً ایک ہزار میل ہے اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ اس سفر کی

رپورٹ کا نام

سفر الفِ میلیہ رکھا جاوے۔ اُمید ہے کہ اس عجیب ترکیب کے گھڑنے میں جو آزادی میں نے برتی ہے اسے ناظرین جائز رکھیں گے۔ کیونکہ کسی سُرخی کو خصوصیت کے ساتھ قابلِ توجہ بنانے کے واسطے تو بعض دفعہ غیر محاورہ کلام بھی فصیح سمجھا جاتا ہے لیکن آگے چل کر جہاں ہم نے کفر و تکفیر کی ایک جزوی فہرست دی ہے اس کو پڑھ کر تو ضرور ہماری یہ ترکیب صحیح معلوم دیگی جہاں ایک کتاب کفرنامہ کا نام دوگاڑۂ خدائی بھی ہے۔

امرتسر کے ریلوے اسٹیشن پر مخدوم مکرم

حضرت میر ناصر نواب صاحب

کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ جو حال میں ایک لمبے دَورے سے بمبئی کے راستہ واپس وطن کو تشریف فرما ہوئے ہیں۔ نیز حضرت اُمّ المومنین کی خدمت بابرکت میں سلام عرض کرنے کا موقعہ ملا جو کہ لاہور تشریف لے جا رہی تھیں۔ حضرت میر صاحب کے بخیریت دورہ سے واپس آجانے کی خبر امید ہے کہ احباب گذشتہ اخبار میں پڑھ چکے ہوں گے اس پیرانہ سالی میں صرف دینی خدمت کے واسطے جو صعوبت اُنھوں نے اُٹھائی ہے اس کے واسطے جزائے خیر انکو اللہ تعالیٰ ہی دیگا۔ ہمیں اس بات کے معلوم کرنے کی بہت خوشی حاصل ہوئی کہ ہر جگہ جماعت کے ممبران نے محبت و اخلاص کے ساتھ آنمخدوم کی خاطرداری اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا اور چندہ دن کی ایک معقول رقم جمع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید واثق ہے کہ ان کا باقی دورہ بھی جس پر وہ بعد جلسہ سالانہ انشاء اللہ نکل سکیں گے ایسا ہی بابرکت ہوگا۔

راستہ میں لودیانہ کے ریلوے اسٹیشن پر مخدومی مکرمی

سید اسد اللہ شاہ صاحب

گرداور قانونگوئی کی ملاقات ہوئی۔ جو کہ آجکل خاص شہر لودیانہ کے دفتر بندوبست میں متعین ہیں۔ شاہ صاحب ہمارے واسطے اسٹیشن پر چائے بھی لائے تھے اس چاہ کے واسطے اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ اس الٰہی محبت میں وہ اس وقت ایسے محو تھے۔ کہ چلتی گاڑی کے ساتھ دوڑ پڑے اور ایک پاؤں پھسلا مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے بچا لیا۔ خدا تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہے اور اپنے حضور سے انپر رحمت و کرم کی بارش برساتا رہے۔ آمین

۹ تاریخ کی صبح ۶ بجے کے قریب ہم

شاہجہان پور

پہونچے جہاں سفر کی طوالت کو توڑنے کے واسطے چند گھنٹے قیام کرنے کا ارادہ تھا۔ احباب اسٹیشن پر موجود تھے اگرچہ ہم وہاں صرف سفر کی کوفت کو دُور کرنے کے واسطے اور احباب کی ملاقات کے واسطے ٹھہرے تھے۔ تاہم وہاں کے دوستوں نے فوراً ایک جلسہ کا اشتہار دیا۔ جو کہ درج ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ مژدہ ہو کہ آج بتاریخ ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۹۔ نومبر ۱۹۱۱ء روز چہار شنبہ وقت ٹھیک ۳ بجے مقام مسجد واقع محلہ ترین (متصل مکان سید الطاف حسن میاں صاحب) میں اسلام کی صداقت اور رحمۃ للعالمین سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت پر عمدۃ المتکلمین فخر المسفرین حضرت مولانا و بالفضل اولٰنا مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب

متوطن کشمیر ادام اللہ فیوضہ علی الصغیر والکبیر اور محقق بے بدل فاضل اجل عالم السنہ عبرانی و کلدانی عالی جناب مفتی محمد صادق صاحب بھیروی نور اللہ بالنور الملکی تقریر فرمائینگے بلاقید فرقہ و مذہب دعوت عام ہے جو صاحب چاہین بے تکلف تشریف لائین اور فائدہ اُٹھائین۔ والسلام۔ الملتمسان۔ سید علی۔ محمد علی خان۔

چنانچہ مسجد احمدیہ مین شام کے وقت میری اور جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب کی تقریرین کرائین۔ جن کے متعلق کسی صاحب محمد عابد علی نامی نے ایک مختصر رپورٹ لکھی ہے جو

پیسہ اخبار سے نقل

کی جاتی ہے:۔

Digitized by Khilafat Library

شاہ جہان پور

مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب متوطن کشمیر اور مفتی محمد صادق صاحب متوطن بھیرہ منگھیر کے جلسہ مین جاتے ہوئے چند گھنٹے آرام لینے کے لئے شاہجہانپور اُترے تھے۔ مگر یہان کے بعض معززین کی خواہش و درخواست پر دونون صاحبون نے صحن پیش مسجد واقعہ محلہ ترین مین دو ڈھائی سو سامعین کے روبرو۔ جن مین علاوہ اہل اسلام کے ہنود اور عیسائی بھی شامل تھے۔ ۴ بجے سے شام تک صداقت اسلام اور فضیلت حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریرین کرنی منظور کین۔ پہلی تقریر مفتی محمد صادق صاحب کی تھی جو انگریزی کے ماہر اور عربی کے فاضل ہونے کے علاوہ کلدانی و عبرانی کے بھی عالم ہین۔

آپ کا بیان علی العموم اور وہ حصہ بالخصوص بہت ہی دلپذیر تھا۔ جس مین آپنے عبرانی کی توریت سے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پیشگوئیان پڑھکر ان کا ترجمہ سنایا جس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ شریف اور نام مبارک اصل زبان عبرانی کی توریت شریف مین لکھا دکھلا دیا۔ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت پیش کرتے ہوئے سورہ کوثر کی بڑی عمدہ و لطیف تفسیر کی۔ جو سامعین کو محو حیرت بناگئی۔ بالآخر اس مضمون پر آپنے اپنی دلچسپ تقریر ختم کی۔ کہ تمام مذاہب والے نجات اپنے ہی اپنے مذہب مین محدود بناتے ہین۔ لیکن اگر یہ پوچھا جاوے کہ اس دعوے کا ثبوت کیا ہے۔ تو ثبوت پیش کرنے سے اسلام کے سوائے سب عاجز نظر آتے ہین صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے اپنے دعوے کے ثبوت کو اور مذاہب کی طرح عالم مابعد الموت پر موقوف نہین رکھا یعنے صرف یہی نہین کہا کہ میرے پیرؤون کو مابعد الموت نجات یا بہ الفاظ دیگر دائمی راحت میسر آئے گی بلکہ اسلام نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ میری پیروی کرنے والی قوم عالم مابعد الموت کے علاوہ اس عالم مین بھی فلان فلان کامیابیان اور خوش حالیان پائے گی۔ اور چونکہ دنیا کے متعلق اس نے اپنے پیرؤون کو جو مژدے دئے تھے وہ سب کے سب پورے ہوگئے اس لئے اس امر کی صحت پر بڑا زبردست ثبوت پیدا ہوگیا۔ کہ عالم مابعد الموت کے متعلق بھی اُس نے جو وعدے کئے ہین وہ ضرور پورے ہونگے اور یہ ایک ایسا امتیاز بین ہے کہ کوئی شخص بشرطیکہ عقل و انصاف سے بھی کوئی حصہ رکھتا ہو اس کو نظر انداز کر دینے کے قابل نہین کہہ سکتا اور اس امتیاز کے سمجھ لینے کے بعد صداقت اسلام کو تسلیم کئے بغیر نہین رہ سکتا۔ اس مضمون کے زیادہ عمدگی کے ساتھ ذہن نشین ہو جانے کے لئے خوش بیان مقرر نے نہایت نازک و نادر مثالون سے کام لیا اور کوتاہی وقت کی وجہ سے چند دعائیہ جملون پر اپنا بیان ختم کیا۔ مفتی صاحب موصوف کے بعد مولانا سید سرور شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور پہلے آپ نے قرآن شریف کی سورہ زمر کے رکوع قل افغیر اللہ تامرونی کی نہایت عمدہ لب و لہجہ سے تلاوت فرمائی جسے سُن کر ہندوستانیون کی ایک خاصی تعداد نے اس وہم سے کہ اہل پنجاب و کشمیر قاف کو مخرج سے ادا ہی نہین کر سکتے نجات پائی

آپ کا انداز بیان نہایت عالمانہ اور محققانہ تھا مگر ساتھ ہی اس کے وقت بھی زیادہ چاہتا تھا جو مل نہ سکا۔ آپنے مشہور مذاہب کی تعلیمات کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا اور پھر اسلام کی تعلیم پیش کر کے اسلام کا افضل و اکمل مذہب ہونا مثل آفتاب نصف النہار روشن کر دیا اگرچہ اس کے وقت کا سارا حصہ مذاہب غیر ہی کی کیفیت و تعلیم کے بیان مین گزرا اور محاسن و فضائل اسلام کے بیان کے واسطے برائے نام ہی وقت ملا۔ تاہم اس مختصر وقت مین بھی جس خوبی و خوش اسلوبی سے آپنے اسلام کی فضیلت ظاہر فرمائی وہ نہایت دل پسند اور قابل تحسین و آفرین تھی۔ جس کشادگی و وسعت کے ساتھ یہ بیان شروع ہوا تھا۔ اس کے لحاظ سے اگر دو گھنٹے اور جاری رہتا تو پورا لطف اُٹھتا لیکن نماز مغرب کے وقت آجانے کی وجہ سے ختم کر دیا گیا۔ خاتمہ بیان پر دو ہندو مرد اور ایک عورت نے مسلمان ہونے کی خواہش ظاہر کی جو بعد نماز مغرب پوری کی گئی یعنے وہ عورت و مرد مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ جملہ اہل اسلام ان کے مسلمان ہونے سے مسرور و شادکام ہوئے۔ چونکہ دونون بیان نہایت پسند کئے گئے تھے اس لئے دوسرے روز اکثر حضرات مفتی صاحب مولانا صاحب سے ملنے کے لئے اُن کے فرودگاہ پر گئے۔ لیکن معلوم ہوا کہ وہ ساڑھے گیارہ بجے شب کے منگھیر روانہ ہوگئے۔ فقط۔ الراقم۔ محمد عابد علی

انجمن احمدیہ شاہجہان پور

کے رجسٹر اور محاسبہ کے کاغذات افسوس ہے کہ مین دیکھ نہ سکا اور اپنے منصب محاسبیت کے فرائض کی ادائگی سے قاصر رہا۔ کیونکہ جن صاحبان کے سپرد وہان یہ کام ہے۔ وہ اتفاق سے وہان نہ تھے اور نہ اُن لوگون کو معلوم تھا کہ مین نے وہان جانا ہے یہ ایک اتفاقی بات ہوئی لیکن اس بات کے معلوم کرنے سے مجھے افسوس ہوا کہ شاہجہان پور مین انجمن کا انتظام باقاعدہ نہین نہ کوئی جلسہ ہوتا ہے اور نہ کوئی کارروائی ہوتی ہے جب دریافت کیا کہ سکرٹری صاحب کون ہین تو انھون نے ان کی طرف اشارہ کیا اور انہون نے اپنے مستعفی ہو جانے کی خبر سنائی۔ مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ یہان نجم تو مین پر انجمن نہین حیرانی کی بات ہے کہ جہان مختار جیسے عالم و فاضل مستعد نوجوان اکبر علی خان صاحب جیسے مخلص۔ بابو عبد القدیر صاحب جیسے لائق۔ محمد علی خان صاحب جیسے جہان نور دو واقف کار مقیم ہین وہان انجمن باقاعدہ نہ ہو اُمید ہے کہ ہمارے دوست آیندہ اس نقص کو بالکل رفع کردین گے اور احباب کا مین خوشی سے اظہار کرتا ہون کہ احباب نے عاجز کی تحریک سے انجمن کے عہدہ دارون کا انتخاب نئے سرے سے کیا اور اس کے انتظام کو مستحکم کرنے کی تجویز کی۔ مولوی سید مختار احمد صاحب سکرٹری تجویز ہوئے۔ برادر اکبر علی خان صاحب محاسب ہوئے اور سید فاعلم میان نائب محاسب اور حاجی عبد القدیر صاحب امین۔ ان کے علاوہ شاہجہان پور کے احمدی بعض دیگر احباب کے نام یہ ہین سید حافظ سید علی میان صاحب (سنا گیا ہے کہ آجکل بیمار ہین۔ احباب ان کی شفا کے واسطے دُعا کرین) بڑے صالح اور متقی عالم ہین۔ منشی انوار احمد صاحب۔ سید محمد تقی میان صاحب۔ سید محمد قاسم میان صاحب۔ شرافت اللہ خان صاحب۔ مرزا ظہور علی بیگ صاحب۔ شیخ امام بخش صاحب۔ شیخ سخاوت علی صاحب۔ شیخ قدرت علی صاحب۔ برادرم محمد علی خان صاحب عزیزی اطیع اللہ خان صاحب۔ برادر عزیز ڈاکٹر اقبال علی خان صاحب غنی۔ عبد العزیز خان صاحب اکبر علی خان صاحب سوداگر کوئلہ۔ قدرت خان صاحب معمار۔ سید احمد صاحب پسر حافظ صاحب کرم علی خان صاحب فرق امین۔ محمد ولی بیگ صاحب (افسوس ہے کہ مجھ سب نام یاد نہین رہے) یہان مین نے شاہجہان پور کے مختصر حالات ایک اخبار مین دیکھے جو کہ انہین دنون مین شائع ہوئی ہے۔ اسمین جو کچھ جغرافیکل حالات وغیرہ لکھے ہین اُن کے دُہرانے کی ضرورت نہین

لیکن ان مین ایک فقرہ بہت ہی رنجیدہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ:۔

شاہجہان پور کی زمین نے کوئی بڑا عالم پیدا نہین کیا

یہ امر فی الحقیقت بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک اسلامی شہر مین جسکی بنیاد بھی مسلمانون نے قائم کی تھی اور ایک بڑے عرصہ تک وہ مسلمانون کی ہی بستی رہی ہے اس مین کوئی عالم دینی نہ ہوا اس مضمون نگار نے جس نگاہ سے عالم کو تلاش کیا اور نہ پایا اس کے لحاظ سے جو کچھ اس نے لکھا بالکل درست ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جو بصارت ہم کو عطا کی ہے اس کے ذریعہ سے ہم نے چند منٹون مین دو بڑے عالم دیکھے۔ جناب مولوی حافظ سید علی میان اور ان کے فرزند ارجمند جناب مولوی مختار احمد صاحب۔ ان بزرگون کی قوت قدسی کا ایک نمونہ یہ ہے کہ مندرجہ بالا رپورٹ مین جو ناظرین نے پڑھا ہے کہ ہمارے وعظ کے بعد تین ہندو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کا اسلام دراصل انہین بزرگون کے پاس آمدورفت کا نتیجہ ہو مجھو ان بزرگون کے کتب خانے کے ایک حصے کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے اس مین مجھے ایک مجموعہ ان کتابون کا بھی نظر آیا۔ جو مسلمانون کے مختلف فرقون اور خیالات کے مولوین نے ایک دوسرے کی تکفیر کے ثبوت مین لکھی ہین۔ اللہ اکبر۔ ان کتابون کے پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب تو مسلمانون کے درمیان کوئی مسلمان رہا ہی نہین۔ بلکہ

سب مولوی کافر

ہو چکے ہین۔ اس نے اس کو کافر کہا اور اس نے اس کو کافر بتلایا۔ علماء زمانہ کو گویا اس کے سوائے کوئی کام ہی نہین رہا کہ کسی کو کافر بنائین۔ عجیب عجیب ناموں کی کتابون کا مجموعہ دیکھنے مین آیا وہ سب جو حضرت مرزا صاحب کو کافر کہتے تھے اپنے ہی لوگون کی زبانون سے خود کافر بن گئے گویا وہ عظیم الشان

پیشگوئی پوری ہو چکی

جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر خدا تعالیٰ کے الہام سے جاری ہوئی تھی کہ

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ٭ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے ٭ جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

مجھے اتنی فرصت نہ تھی کہ مین ان کتابون کو پڑھ سکتا تاہم مین نے ارادہ کیا کہ کم از کم اپنے اخبار کی ناظرین کی دلچسپی کے واسطے ان کی ایک فہرست بناؤن لیکن افسوس ہے کہ کمی فرصت کے سبب وہ فہرست بھی مکمل نہ ہو سکی۔ تاہم وہ جزوی فہرست کفر نامون کی اور ان کے جوابات کی ہدیہ ناظرین ہے۔ یہ فہرست

۷۳ کفر نامے

اپنے اندر رکھتی ہے ہر ایک کتاب کے صفحات بھی دئے گئے اور وہ سب قریباً تین ہزار سات سو ۳۷۰۰ صفحات بنتے ہین۔ لکھا تھا کہ مسلمانون مین ۷۳ فرقے ہو جاوینگے اور جہان کم از کم ۷۳ کفرنامے موجود ہین اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

(۱) فتاوی الحرمین برجفت ندوۃ المین۔ ۲۴۰ صفحہ (۲) حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین۔ جسمین مسلمانون کو آفتاب سے زیادہ روشن طور پر دکھایا کہ طوائف قادیانیہ وگنگوہیہ وتھانویہ وناناتویہ و دیوبندیہ وامثالہم نے خدا اور رسول کی شان کو کیا کچھ گھٹایا۔ علمائے حرمین شریفین نے باجماع امت اون سب کو زندیق ومرتد فرمایا۔ ان کو مولوی درکنار مسلمان جاننے یا ان کے پاس بیٹھنے ان سے بات کرنے کو زہر وحرام وتباہ کن اسلام بتلایا۔ صفحہ ۱۵۲ (۳) خلاصہ فوائد فتوی صفحہ ۸۸۔ (۴) فتح الاحسان علی شیخ خدام الاعتساف صفحہ ۲۰ (۵) رسالہ مسائل وہابیان گستاخ صفحہ ۲۴ (۶) سیف المسلول علی رقاب الجہول صفحہ ۲۸ (۷) بال کی کھال صفحہ ۸ (۸) دافع الاشرار صفحہ ۸ (۹) دندان شکن صفحہ ۱۶ (۱۰) فتوی زہل صفحہ ۴۔ (۱۱) توبہ نامہ صفحہ ۴ (۱۲) فتح الاسلام فی رد اضغاث الاحلام صفحہ ۱۶ (۱۳) توبہ نامہ نذیریہ صفحہ ۱۶۔ (۱۴) ظفر المقلدین صفحہ ۲۸ (۱۵) شوارق صمدیہ صفحہ ۳۲ (۱۶) شواہد الحق صفحہ ۲۰ (۱۷) فتوے عرب شریف کا صفحہ ۱۲ (۱۸) رواد ذواد صفحہ ۴ (۱۹) احتیاط الظہر صفحہ ۴ (۲۰) ہر دو گمراہ (۲۱) فتوے در تکذیب فرمان شاہ عالم ثانی صفحہ ۴۔ (۲۲) جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد صفحہ ۱۶ (۲۳) انفع الشواہد من یخرج الوہابین عن المساجد صفحہ ۱۰ (۲۴) لاصلوٰۃ خلف غیر المقلدین صفحہ ۲۲ (۲۵) نصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین صفحہ ۴۰ (۲۶) مسدس عجیب بہ جواب گستاخ بے نصیب صفحہ ۱۲ (۲۷) در مکنون صفحہ ۴۴ (۲۸) دوگانۂ خدائی لامذہبون کی فنائی صفحہ ۹۶ (۲۹) آذر گشسپ صفحہ ۲۱ (۳۰) تنبیہ الجہال بہ الہام الباسط المتعال صفحہ ۱۰۰ (۳۱) مکائد غیر المقلدین صفحہ ۵۲۴ (۳۲) تحیۂ رضیہ صفحہ ۲۸ (۳۳) طریقہ حسنہ صفحہ ۴۰ (۳۴) تائید الاسلام صفحہ ۷۲ (۳۵) سیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول صفحہ ۲۸۸ (۳۶) غایۃ الملام فی تحقیق المولد والقیام لتعظیم سید الامام صفحہ ۱۷۴ (۳۷) دافع اہل نفاق صفحہ ۲۴ (۳۸) حشوہ فی وجوہ اشاعۃ دار الندوہ صفحہ ۸۔ (۳۹) فتاوے السنۃ لالجام الفتنۃ صفحہ ۵۲۔ (۴۰) جذوہ لرجوم احزاب دار الندوہ صفحہ ۱۴ (۴۱) مراسلات سنت ندوہ صفحہ ۲۴ (۴۲) تقریرات ثلثہ صفحہ ۳۲ (۴۳) فرق شرارات ندوہ (۴۴) اظہار مکائد اہل الندوہ صفحہ ۴ (۴۵) اشتہارات ضمیمہ صفحہ ۳۲ (۴۶) سرگذشت وماجرائے ندوہ صفحہ ۸۶ (۴۷) احمد رضا بریلوی کے برخلاف خوشی صفحہ ۳۸ (۴۸) ندوہ کا ٹھیک فوٹوگراف صفحہ ۴۴ (۴۹) فک فتنہ بہار از روہیلہ صفحہ ۱۶۔ (۵۰) غوث صور بر ندیہ شاہجہان پور صفحہ ۳۶ (۵۱) غزوہ لہدم سہاک الندوہ صفحہ ۴۰ (۵۲) حشوہ صفحہ ۱۶ (۵۳) فتاوے میلاد شریف صفحہ ۲۴۔ (۵۴) الجہد الحق فی تنزیہ المعزو المنزل صفحہ ۹۲ (۵۵) شارۂ محمدی فوارۂ احمدی صفحہ ۲۴ (۵۶) رسالہ قاطع البابات صفحہ ۷۶ (۵۷) رد قول الجاہلین صفحہ ۱۸ (۵۸) البراہین القاطعہ علی ظلوم الانوار الساطعہ صفحہ ۲۷۶ (۵۹) نذیر الندوہ لیجانب اہل الجبنوہ صفحہ ۲۲۔ (۶۰) النذیر المبین للندوین صفحہ ۸۴ (۶۱) رفاہ الکونین بہ اتباع اہل الحرمین (۶۲) طلسم کشائے فرندوہ صفحہ ۶۰ (۶۳) سوالات علماء وجوابات ندوۃ العلماء صفحہ ۵۲ (۶۴) اسعاد الفضلاء لسلب الحاط الجہلاء صفحہ ۱۰۱ (۶۵) صمصام القیوم صفحہ ۳۲ (۶۶) الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ صفحہ ۱۰۸ (۶۷) کتاب مستطاب حاجز الحرمین الواقی عن جمع الصادقین صفحہ ۱۶۰ (۶۸) ازالۃ العاز بجر الکرائم عن کلاب النار صفحہ ۲۸ (۷۰) اہلاک الوہابین علی توہین قبور المسلمین (۷۱) اطائب الصیب علی ارض الطیب صفحہ ۴۸ (۷۲) رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین (۷۳) لغمت عظمیٰ قریباً صفحہ ۱۰۰

شاہ جہان پور مین ایک عجیب

نظارۂ عبرت

دیکھنے مین آیا کہ مسجد احمدیان کے قریب اور اس کے سامنے ہی ایک شاندار کوٹھی تھی جسمین حضرت مرزا صاحب مرحوم ومغفور کے وصال پر ایک مخالف نے نہائت بدتہذیبی سے وعظ کیا تھا۔ وہ کوٹھی اس کے بعد جلد بنیادون سے اکھاڑی گئی اور اب اُس کے

صرف کھنڈرات ہی باقی رہ گئے ہیں۔

شاہ جہان پور میں ہمارا قیام عزیزی ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی کے مکان پر تھا اور شام کا کھانا برادر محمد علی خان صاحب کے مکان پر کھا کر ہم آگے روانہ ہوئے شاہجہانپور کے بہت سے احباب جن کے اسمائے گرامی اُوپر ذکر ہو چکے ہیں مشائعت کے واسطے ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کے چلنے تک تشریف فرما رہے اور ایک

عجیب اتفاق خستہ

یہ ہوا۔ کہ جب ہم گاڑی میں سوار ہوئے۔ تو اسی جگہ ہمارے مکرم دوست منشی نذیر الدین صاحب بھی موجود تھے۔ جو کہ اصل میں الٰہ آباد کے قریب کے رہنے والے ہیں۔ مگر آج کل رنگون میں ملازم ہیں۔ اس مخلص احمدی بھائی کے ساتھ مدت سے خط وکتابت جاری تھی مگر باہمی رُوشناسی کا یہ پہلا ہی موقعہ تھا۔ اُمید ہے کہ اب وہ اپنی ملازمت پر واپس چلے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال رہے۔ نماز فجر کے قریب ہماری گاڑی لکھنؤ پہونچی۔ جہاں ہم نے چند گھنٹے جناب صداقت مآب اخلاص نشان میرزا کبیر الدین احمد صاحب کے مکان پر قیام کیا اور ایک نابینا یسوعی کی تلاش میں بہت سا وقت صرف ہوا لیکن بسبب کمی وقت چندان بات چیت نہ ہو سکی اسجگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ بعض ایسے شخص جنہوں نے کسی حصہ عمر میں قرآن شریف کو یاد کیا ہوتا ہے اور بعد میں مرتد ہو کر یسوعی ہو جاتے ہیں وہ پسند کرتے ہیں۔ کہ انہیں حالت ارتداد میں بھی حافظ کے متبرک و مقدس لفظ سے پکارا جاوے مگر ان کے متعلق ایسا لفظ بولنا بالکل غلط ہے اُن کو ہم

اندھا یسوعی

کہہ سکتے ہیں اب حافظ کہلانے کا حق انہیں حاصل نہیں۔ قرآن شریف کا حافظ حقیقی تو خدا تعالیٰ ہے جس نے اس مقدس کتاب کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے اور ظلی طور پر وہ لوگ ہیں۔ جو اس کے احکام یاد رکھتے ہیں۔ خود عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے عمل کراتے ہیں۔ ایک یسوعی کو کبھی حق حاصل نہیں کہ وہ حافظِ قرآن کہلائے۔

محبی اخویم مرزا کبیر الدین صاحب اور ان کے خاندان کا مفصل ذکر ہم گذشتہ سفر کی رپورٹ میں کر چکے ہیں تاہم اس جگہ ہم مناسب جانتے ہیں۔ کہ جب ان کا ذکر آیا ہے۔ تو اُن کا ایک سارٹیفکیٹ اس جگہ نقل کردں جو کہ زمانۂ غدر میں ان کے خاندان کی خدمت گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہے اور نیز اُن کی ایک تازہ نظم بھی درج ذیل کی جاتی ہے۔ سارٹیفکیٹ یہ ہے۔

گورنمنٹ کا وفادار احمدی

Cawnpore - 9th Feb. 1905

The bearer of this Maulvi Kabir-ud-din whom I have known for many years is a member of a highly respectable family. His people who belong to Agra were loyal during the Mutiny and he himself is a young fellow of excellent moral character. I shall always be glad to hear that he is doing well.

sd. B. J. Lacy

ترجمہ۔ حامل ہذا مولوی کبیر الدین احمد صاحب جن کو بہت سالوں سے جانتا ہوں ایک اعلیٰ معزز خاندان کے آدمی ہیں۔ یہ لوگ جو آگرہ کے رہنے والے ہیں ایام غدر میں وفاداری پر قائم تھے اور مرزا صاحب موصوف خود قابل تعریف اخلاقی چال وچلن رکھنے والے نوجوان ہیں۔ مجھے ان کی عمدہ حالت کی خبر سننے سے ہمیشہ خوشی حاصل ہوگی۔

دستخط بی۔ جے لیسی کان پور۔ ۹ر فروری ۱۹۰۵ء

نظم

چرخ پہ بے پر و بازو کے مسیحا پہونچا
مثل طائر کے تعجب ہے کہ زندہ پہونچا

دشمنوں کا جو ہوا زور تو فوراً اسکو
آسماں پر دیا اللہ نے کیسا پہونچا

غل ہوا رُوحِ مُقدس کا یہ بیٹا پہونچا
چرخ پر خاک سے جسوقت مسیحا پہونچا

حیف ہے لفظ توفّی کے نہ معنے سمجھے
ہر مُفسر کی یہاں عقل کو صدمہ پہونچا

ہم نشین خضر کا ہوتا تو بہلتا دل بھی
زندہ مُردوں کی جماعتیں کہاں کل پہونچا

مستقر ارض ہے آدم کے لئے قرآن میں
ہے تعجب کہ پھر افلاک پہ عیسیٰ پہونچا

ایک تھے سید مُرسل کہ ملے خاک میں وہ
ایک عیسیٰ تھا کہ بہ عالم بالا پہونچا

کوئی تبلائے کہ چڑھتے ہوئے دیکھا ہے اُسے
کون کہتا ہے کہ گردوں پہ مسیحا پہونچا

اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے کہدو کبیر
ہند ہوتا ہوا کشمیر وہ سیدھا پہونچا

خاکسار کبیر الدین احمد احمدی۔ سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ ۱۳۲۸ھ ہجری

ریلوے اسٹیشن لکھنؤ کے پلیٹ فارم پر ایک انگریز

Digitized by Khilafat Library

پادری صاحب کے ساتھ کچھ گفتگو

کا اتفاق ہو گیا جو ناظرین کی کچھ دلچسپی کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

صادق۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو آپ دین مسیحی کے واعظ ہیں۔

پادری صاحب۔ میں اُردو نہیں جانتا۔

پادری صاحب صرف اپنی اُردو بول سکتے تھے اسواسطے اس کے بعد انگریزی میں گفتگو ہوئی

صادق۔ کیا آپ دین مسیحی کے واعظ ہیں۔

پادری صاحب۔ ہاں میں پادری ہوں۔

صادق۔ کیا میں آپ سے کوئی دینی بات دریافت کر سکتا ہوں۔

پادری صاحب۔ ہاں آپ دریافت کریں۔ میں خوشی سے جواب دونگا۔

صادق۔ میں آپ سے مسئلہ کفارہ کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آیا یسوع کا کفارہ عیسائیوں کے گناہوں کی صرف اُس سزا کو اُٹھاتا ہے جو مرنے کے بعد ملنے والی ہے یا اس سزا کو بھی اُٹھاتا ہے جو اس جہان میں ملتی ہے۔

پادری صاحب۔ ہر دو کو۔

صادق۔ خوب! اب ہم عملی رنگ میں دیکھتے ہیں کہ مثلاً ایک عیسائی چوری کا مرتکب ہو تو اسے جیل خانہ میں بھیجا جاتا ہے حالانکہ ہمارے ملک میں خود مجسٹریٹ بھی زیادہ تر عیسائی ہیں اور وہ اسی طرح جیل خانہ جاتا ہے جس طرح غیر عیسائی۔ پھر کفارے کا فائدہ عملی دنیا میں کیا ہوا۔

پادری صاحب۔ مسیحی اگرچہ جیل خانہ کو جاتا ہے مگر جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس کے دل کو

ایک تشفی ملتی ہے۔ جو غیر مسیحی کو نہیں ملتی۔

صادق ۔ تشفی کا مسئلہ ایسا ہے کہ جو توبہ کرتا ہے اور خدا کی طرف جھکتا ہے اسے ملتی ہے۔ لیکن ہم بالفرض مان لیتے ہیں کہ مسیحی کو ملتی ہے اور غیر مسیحی کو نہیں ملتی۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ کفارہ کا جو عملی فائدہ اس دنیا میں ظاہر ہو گیا ہے اسی کے مطابق اگلے جہان میں بھی مسیحی گنہگار بھی غیر مسیحی گنہگاروں کی طرح جہنم میں ڈالے جاویں گے اور ہر دو جہنم میں رہیں گے مگر ان کو تشفی ملتی رہے گی اور اون کو نہ ملے گی۔

پادری صاحب ۔ (پلیٹ فارم سے پٹڑی کی طرف جھک کر اور دور نگاہ کر کے) ریل کے آنے کا وقت قریب ہے اور میں آپ کے ساتھ زیادہ گفتگو نہیں کر سکتا۔ ریل کی آمد میں تو ہنوز پندرہ منٹ باقی تھے۔ مگر پادری صاحب کے عذر کو میں نے قبول کیا اور اپنے رفیق کے پاس چلا آیا۔ چونکہ پرتاب گڑھ کا اسٹیشن ہمارے راہ میں پڑتا تھا۔ جہاں کہ محبی مکرمی اخویم

جناب **ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب**

آجکل ڈیوٹی پر ہیں اس واسطے ہم نے ان کو پہلے سے اپنے اس اسٹیشن سے گزرنے کی اطلاع کر دی تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف بمعہ برادر عبد الجلیل (پسر میاں قدرت اللہ صاحب مہاجر) جو آجکل وہاں کمپونڈری کا کام کرتے ہیں اسٹیشن پرتاب گڈھ پر موجود تھے۔ صرف بیس منٹ کی ملاقات صاحب موصوف سے ہوئی۔ لیکن ان کے مصفی اور مطہر اور مخلص قلب کی تاثیر نے ہمارے دلوں کو از بس شگفتہ کر دیا۔ اور ہمارے سفر کی کوفت کو دور کر دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ صاحب موصوف ہمارے واسطے کھانا بھی لائے تھے اور اس طرح ان کی زیارت سے روحانی اور جسمانی ہر دو انعام حاصل ہوئیں چونکہ ڈاکٹر صاحب کو ہم نے بذریعہ تار اپنے وہاں سے گزرنے کے وقت [illegible] اطلاع دی تھی اور تار میں صرف میرا ہی نام تھا اس واسطے انہیں معلوم نہ تھا کہ جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب میرے ہمراہ ہیں۔ لیکن انہیں خدا تعالیٰ نے ایک عجیب طریقے سے سید صاحب موصوف کے متعلق بھی اشارہ کر دیا تھا جس کا ذکر جب کہ انہوں نے کیا تو ہم سب کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوا۔

اس سے آگے بنارس کے اسٹیشن پر مولوی الٰہی بخش صاحب کی بھی ملاقات ہوئی اور رات کے دس بجے کے قریب ہم جمال پور پہنچے۔ جہاں سے منگھیر کے لئے ریل کا تبادلہ ہوتا ہے۔ جمال پور کے اسٹیشن پر مونگھیر کے چند دیگر احباب ہمارے استقبال کے واسطے موجود تھے اور انہوں نے اسٹیشن کے ہوٹل میں ہمارے کھانے کے واسطے بھی کچھ انتظام کیا ہوا تھا۔ کھانا کھا کر ہم منگھیر کو روانہ ہوئے اور نصف رات کے بعد وہاں پہنچے۔

چونکہ جلسہ منگھیر کی رپورٹ برادرم حکیم خلیل احمد صاحب نے لکھ کر بھیجی ہے اس واسطے اب وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

انجمن احمدیہ منگھیر کا سالانہ جلسہ

"مونگھیر چونکہ اردو زبان کے اصل مرکز سے فاصلہ پر ہے اس واسطے یہاں کی اردو کسی قدر اصلی محاورہ سے متغائر ہے ہم نے رپورٹر کے اصلی الفاظ میں تغیر کرنا مناسب نہیں جانا کیونکہ وہ بھی اپنے اندر ایک لطف رکھتے ہیں۔"

تمہید ۔ یہ انجمن حسب اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان کئی برسوں سے بطور شاخ سارے بہار کے لئے قائم ہوتی ہے۔ اس وقت اس میں مونگھیر۔ سورج گڈھ۔ اوریں بھاگلپور پورینی۔ بیگو سرائے۔ حسینا وغیرہ کے ممبران شامل ہیں۔ پچھلے سال بھی انجمن کا سالانہ جلسہ ہوا تھا اور مولانا مولوی عبد الماجد صاحب احمدی بھاگلپوری۔ پروفیسر ٹی۔ان جوبلی کالج کی عالمانہ تقریر سے احمدیوں اور غیر احمدیوں کو بہت بڑا فائدہ ہوا تھا۔ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی دلچسپی لی تھی۔ پیغام صلح اور کرشن اوتار مفت تقسیم کیا گیا تھا۔ مگر جو کامیابی اب کے جلسہ پر ہوئی وہ ایسی ہے کہ بے اختیار زبان و دل سے خدا تعالیٰ کی حمد و ستائش نکل جاتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کو پہلے ہی اطلاع دی گئی تھی اور آپ سے التجا کی گئی تھی۔ کہ چند بزرگان قوم کو جلسہ کی شرکت کے لئے قادیان شریف سے روانہ فرما دیں۔ آپ نے کمال مہربانی فرما کر حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب و حضرت مفتی محمد صادق صاحب و جناب مولانا میر قاسم علی صاحب مدظلہٗ کو جلسہ کی شرکت کے لئے آنے کا ارشاد فرمایا۔ جلسہ ۱۲ لغایت ۱۴ نومبر ۱۹۱۱ء کو ہونا قرار پایا تھا۔ انگریزی و اردو اشتہارات کئی روز قبل سے منگھیر و بھاگلپور و اطراف و دہات میں کثرت کے ساتھ تقسیم ہو رہے تھے اور شارع عام پر بھی جابجا چسپاں کر دئے تھے۔ چونکہ خاص قادیان شریف سے بزرگان سلسلہ آنے والے تھے اس لئے

مخالفین ۔ مخالف کیمپ میں پہلے ہی تہلکہ مچ گیا تھا۔ اور شہر کے مولوی صاحبان اپنے معتقدین کو پُر زور الفاظ میں برابر سمجھا رہے تھے کہ جلسہ میں ہرگز ہرگز شریک نہ ہوں۔ یہاں تک مخالفت نے رنگ جمائی کہ اکثر اشتہارات جو شارع عام پر چسپاں تھے پھاڑ ڈالے گئے۔ مسجدوں میں مخالفانہ وعظ کئے گئے اور فتوے دیدیا گیا۔ کہ احمدیوں کے جلسہ میں شریک ہونے والا جہنمی ہے۔ ٹھیک اسی وقت جبکہ ہم لوگوں کا لکچر شروع ہونے والا تھا۔ جامع مسجد میں وعظ کرایا گیا۔ تاکہ لوگ جلسہ میں شریک ہونے سے باز رہیں۔ مگر خدا ان مخالفوں کے ذریعہ بھی ایک شان دکھانے والا تھا۔ چونکہ انجمن احمدیہ منگھیر نے مخالفین اسلام مثل آریہ۔ عیسائی وغیرہ کے مقابل پر بہت سے موقعوں پر نمایاں طور پر کامیابی حاصل کی تھی اور اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب کبھی ان دونوں قوموں نے حملہ کیا اور اعتراضات کے بوچھاڑ کئے اس وقت بھی جماعت احمدیہ ہی سینہ سپر ہوئی اور ان کا دندان شکن جواب دیا۔ اس لئے عام مسلمانوں کے دلوں میں یقین تھا اور ہے کہ بفضلہ تعالیٰ

اسلام کی لاج رکھنے والی یہی احمدیہ مشن ہے

پھر مولوی صاحب کے فتوے کی پرواہ نہ کر کے جوق در جوق لوگ شریک ہوئے گو پہلے اجلاس میں کم شریک ہوئے لیکن جب ان شریک ہونیوالوں کے ذریعہ معلوم ہوا کہ اس جلسہ میں اسلام کی سچائی کو کیسے پر زور دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے اور کیسے کیسے معارف قرآنی بیان کئے جاتے ہیں تو دیگر لوگ بھی بے تاب ہو کر آئے اور کثرت سے آئے اور گہری دلچسپیوں کا ثبوت دیا۔ ہاں یہ مخالفت صرف مولوی صاحبان ہی تک محدود نہ تھی بلکہ ہمارے شہر کے

پادری صاحب ۔ پادری صاحب نے مخالفت اور تعصب کا ایک اعلیٰ نمونہ دکھایا سلسلہ احمدیہ کے دلائل سے وہ اس قدر مرعوب ہیں کہ اس کی سچائی کی کرنوں کو دیکھنے کی تاب نہیں لاتے اور آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے انویٹیشن لیٹر کا جواب وہ بایں الفاظ Refused دے کر بیرنگ واپس کرتے ہیں

حالانکہ پادری جمیس و پادری رابرٹ صاحب وغیرہ برابر ہمارے جلسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں
المختصر یہ کہ ۱۰- نومبر ۱۹۱۰ء کی شب کو ۹ بجے حضرت مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ کا

جمال پور اسٹیشن

بکسر سے ایک تار آیا کہ بارہ بجے رات کو پہونچیں گے - ہمارے دوستوں میں سے مولوی احسان الحق صاحب انڈر گریجوایٹ اور انور محمد منشی سعید الحسن صاحب مختار برادرم محمد منظور عالم صاحب وعزیزم محمد قمر الہدی اور یہ عاجز جمالپور تک رسید کرنے کے لئے روانہ ہوا - جمالپور پہونچ کر ٹرین کا انتظار کرنے لگے چنانچہ وہ ٹرین جس کی انتظار تھی، جھومتی جھامتی مستانہ چال سے اپنے دوش پر دو فرشتہ صفت انسانوں کو لیتی ہوئی خوشی خوشی پہونچی - پھر ع ۔

"نہ اہا کیا کہوں آنکھوں نے میری کیا دیکھا"

وہ خوبصورت اور وجیہ بزرگ جن کی صورتوں سے تقدس جن کی آنکھوں سے صیاد محبت جنکی پیشانیوں سے آثار سجود ظاہر ہوتے تھے اتر پڑے ہم احمدیوں کو گلے لگایا مصافحہ کیا۔ سچ تو یوں ہے کہ جمال پور کے پلیٹ فارم نے ایک سے ایک رتبہ اور عزت حسن و جمال والے انسان کو دیکھا ہوگا اور اپنے دامن میں جگہ دی ہو۔ لیکن اس شب کے پہلے کبھی اس کو ایسے راستباز انسان کو جو کہ ایک نبی کے زیر نظر خاص طور سے تعلیم پائے ہوئے ہوں گود میں اُتارنے کا موقعہ نہیں ملا ہوگا۔ وہ دو بزرگ کون تھے ۔ ہمارے مخدوم مکرم حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب و مخدوم مکرم جناب مفتی محمد صادق صاحب مدظلہم تھے۔ پھر وہاں سے ہمارے دونوں مخدوم اپنے خادموں کے ساتھ لوکل ٹرین پر سوار ہو کر مونگھیر پہونچے اور محلہ دلاورپور میں جناب مولوی

تشکریہ ڈپٹی صاحب

محمد حبیب اللہ صاحب ایم ۔ اے ڈپٹی مجسٹریٹ کے ایک مکان پر قیام فرمایا جہاں کہ مہمانوں کے اُترنے کے لئے پہلے ہی سے ان کیا گیا تھا۔ جماعت احمدیہ جناب ڈپٹی صاحب اور ان کے صاحبزادہ صاحب کی بہت مشکور ہے کہ انھوں نے ایسے مخالفت کے زمانہ میں ایسی جماعت کے ساتھ سلوک کیا جس کے ساتھ نہ صرف عوام بلکہ اکثر تعلیم یافتہ حضرات بھی بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور سخت سے سخت برتتے ہیں۔ اور فتوے اور تکفیر نامہ کی پرواہ نہ کر کے ڈپٹی حبیب اللہ صاحب کے صاحبزادہ بابو محمد خلیل احمد صاحب نے اپنی اخلاقی جرأت میں ثبوت دیا۔ میری دُعا ہے کہ جناب ڈپٹی صاحب اور ان کے صاحبزادہ صاحب کو خداوند کریم شرور زمانہ سے بچائے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

نماز جمعہ

۱۱ نومبر ۱۹۱۰ء کو جماعت احمدیہ نے بہ امامت حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب جمعہ کی نماز جس میں آپ نے نہائت لطیف خطبہ پڑھا کہ اکثر غیر احمدی لوگوں نے بھی دلچسپی سے سُنا۔ اُورین و سورج گڑھ کے احباب تو کچھ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء ہی کو آ گئے تھے۔ اور بقیہ ۱۱ نومبر کو پہونچ گئے اور اُسی اور بہار و بیگو سرائے وغیرہ کے احباب بھی تشریف لے آئے اُسی روز شام کو بھاگلپور سے جناب مولانا عبد الماجد صاحب مدظلہ پروفیسر ٹی ان جوبلی کالج معہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کے تشریف لائے ۔ بفضلہ تعالیٰ احمدی احباب کی ایک خاص تعداد اس موقعہ پر جمع ہو گئی تھی۔

کاروائی اجلاس روز اوّل بوقت صبح

مونگھیر محلہ پورب سرائے کے ایک موزوں مقام پر احمدیوں نے ایک شاندار اسٹیج تیار کیا تھا موقعہ بموقعہ محراب و جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔ سامعین اس روز کم شریک ہوئے اور اکثر لوگ باہر تماشائیوں کی طرح کھڑے رہے ۔ تاہم ایک معقول تعداد سامعین کی جمع تھی۔ بتحریک خاکسار و بتائید جناب مولوی سید وزارت حسین صاحب مولف مرأۃ الجہاد۔ جناب مولانا مولوی محمد عبد الماجد صاحب مدظلہ، پروفیسر عربک ٹی ان جوبلی کالج پریسیڈنٹ جلسہ مقرر ہوئے

پریذیڈنٹ صاحب

پہلے خاکسار نے حسب الحکم جناب پریذیڈنٹ صاحب چند آیت قرآنی تبرکاً تلاوت کی۔ بعد اس کے خود صدر جلسہ جناب مولانا مولوی عبد الماجد صاحب نے پریسیڈنشل ایڈریس دیا جس میں انہوں نے سامعین اور صدر مجلس کی پوزیشن اور آداب مجلس کو نہائت اچھے پیرائے میں بیان کیا اور حضرت سرور شاہ صاحب اور جناب مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ کی شناسائی کرائی اور گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات و برکات کو کھول کر بیان اور دلی شکریہ کا اظہار کیا اس کے بعد محمد نسیم احمد صاحب احمدی نے ایک نظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پڑھی اور بعد ازاں حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب اُٹھے اور بعد حمد و نعت

تقریر سید صاحب

کے اِنّ الّذین قالو ربنا اللہ الخ پڑھا اور اس پر ایک لطیف اور معنی خیز تقریر کی ۔ جس میں انہوں نے سلسلہ الہام کی حقیقت اور مومنوں کو خدا کی طرف سے نصرت ملنے کا ثبوت دلائل قویہ سے دیا اور اسلام کو تمام ادیان پر مابہ الامتیاز طور پر دکھایا۔ قرآنی معارف اور اسلامی خصوصیت کو اس طرح کھول کھول کر سمجھایا جس کی کل باتیں اس مختصر رپورٹ میں درج ہونی مشکل ہیں ۔ گناہ کی حقیقت ابناء اللہ کا ابطال اور سلسلہ احمدیہ کی حقیت کو بین طور پر ثابت کیا۔ چونکہ حضرت سید صاحب کی مسلسل تقریر تھی اور خوشی و دلچسپی کے ساتھ لوگ سن رہے تھے اس لئے حضرت مفتی صاحب کا وقت بھی آپ کی تقریر میں ختم ہو گیا۔ پھر بھی تقریر ناتمام رہی چونکہ وقت زیادہ ہو گیا تھا اس وجہ سے جلسہ حضرت اقدس کی ایک نظم پڑھنے کے بعد برخاست کرنا پڑا۔ جسکو محمد خان صاحب رام پوری نے نہائت عمدگی سے پڑھا۔

۱۲ نومبر کی رات کے اجلاس کی کاروائی

سب سے پہلے خاکسار نے سورہ جمعہ کی چند آیتیں تلاوت کیں۔ پھر محمد خان صاحب نے ایک نظم قرآن شریف کی تعریف میں جس کا پہلا مصرع "جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے" ہے پڑھ کر سنائی۔ پریزیڈنٹ جلسہ مولانا عبد الماجد صاحب نے مختصراً الفاظ میں یہ کہہ کر کہ "گو حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب کی تقریر نامکمل رہ گئی تھیں اور اس کا لوگوں کو انتظار ہے مگر اس وقت حضرت مفتی صاحب تقریر کریں گے اور کسی دوسرے وقت حضرۃ سید سرور شاہ صاحب اپنی تقریر کا بقیہ پورا کریں گے" حضرت مفتی صاحب کو پیش کیا۔ جنھوں نے سورۃ کوثر کی بڑی لطیف تقریر فرمائی۔

مفتی صاحب کی تقریر

مگر قبل تفسیر کے آپ نے پریزیڈنٹ صاحب کے اس فرمان پر کہ میرا ان بزرگوں کے ہوتے ہوئے مجھ سے افضل ہیں۔ صدر جلسہ ہونا موزوں نہیں بیان کیا۔ کہ یہ کچھ بات نہیں بلکہ صحابہ کرام اور دیگر بزرگان دین کی فضیلت کا جھگڑا بھی فضول ہے اور نہ یہ ممکن ہے کہ اس کا پتہ کوئی لگا سکے ۔ یہ بات کہ کس کا تعلق خدا کے ساتھ کس قدر ہے ، سوا خدا کے اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا ۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک رؤیا بیان کیا جس میں آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا تھا اور انھوں نے اس فضیلت کے مسئلہ کے بارہ میں فرمایا تھا کہ یہ جھگڑا کہ حضرت ابوبکر افضل ہیں یا میں (علیہم السلام) فضول ہے کوئی انسان نہیں کہ کسی کے دل کو چیر کر دیکھے ۔ کہ کس کا تعلق خدا سے کس درجہ تک ہے میری

اور صاف بات تو یہ ہے۔ کہ ہم سب دین کے خادم ہین اور بس۔ پھر آپنے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ صبح بعض احباب گھبرا گئے تھے کہ سامعین کم آئے۔ مگر ہم لوگون کو گھبرانا نہین چاہئیو ہم لوگون کا جو فرض ہے وہ ادا کر چکے کہ جلسہ منعقد کیا اور ایک ہزار میل سے ہم لوگ چلکر آئے اب لوگ آئین یا نہ آئین۔ ہمین تو ثواب مل چکا۔ ہم اپنی تبلیغ مونگھیر کی در و دیوار کو اور یہان کے فضا کو پہنچا جائین گے۔ اور وہ قیامت مین متشکل ہوکر ہمارے گواہ ہون گے۔ ہم مونگھیر کی زمین کو گواہ رکھتے ہین۔ ہم آسمان کے تارون کو گواہ رکھتے ہین۔ اجرام فلکی ہماری گواہی دینگے کہ ہم نے تبلیغ کو پورا کیا اس کے بعد آپنے سورۂ شریف کی تفسیر بیان فرمائی اور آپنے دکھایا کہ علاوہ اس کوثر کے جو جنت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملے گی اس سے یہ بھی مراد ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جہان مین ہی ہر قسم کی کوثرین عطا فرمائی جائینگی جو کہ زندگی مین بطور پیشگوئی نازل ہوئین۔ اور کیا بلحاظ تعداد اُمت اور کیا بلحاظ نصرت خداوندی اور کیا بلحاظ نشانات آسمانی اپنے اپنے وقت پر ہر ایک زمانہ مین پوری ہوتی رہی اور ہو رہی ہو اور ہوتی رہین گی۔ اور اس مین یہ بھی پیشگوئی تھی۔ کہ ہر طرح کی کثرت عطا ہونے کے بعد آپکا وصال ہوگا۔ اور آپ اپنی پاک روح کو خدائے لایزال پر قربان کرین گے اور اس مین آپکے اکثر دشمنون کے خائب و خاسر اور ابتر ہونے کی بھی پیشگوئی تھی۔ جو بڑے زورون کے ساتھ پوری ہوئی۔ کوئی ہے۔ جو کسی آپکے اکثر دشمن کی اولاد کا نشان بتلادے اور آپ کی ظاہری اولاد بھی اب تک ہر دیار مین موجود ہے اور یہ کوثر کی پیشگوئی ظلی طور پر حضرت مسیح موعود کے وقت مین بھی پوری ہوئی اور ہو رہی ہے۔ جسکو حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ نے کھول کھول کر بیان کیا درمیان تقریر مین آپنے جنت کی حقیقت کو بھی بیان فرمایا۔ کہ وہان کے جو نعماء ہین وہ یہان پورے طور پر سمجھ مین نہین آسکتے۔ اس کی حقیقت وہین جاکر کھلے گی۔ جیسا کہ قرآن کریم مین جو الفاظ ان نعمار کے لئے استعمال ہوئے ہین وہ کسی ادنےٰ مماثلت کی وجہ سے محض انسانون کی محدود زبان کے لحاظ سے استعمال ہوئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عجیب کامیابی کی پیشگوئی کا بیشال ہونا بیان کیا۔ پھر تناسخ کے رد مین ایک نقل بیان کیا۔ جسمین آپنے ایک لطیف بات یہ بیان کی۔ کہ علم جوتش جس کو آریہ قبول کرتے ہین۔ وہ خود تناسخ کو رد کرتا ہے۔ آخر مین پھر خانصاحب نے ایک نظم پڑہی اور جلسہ برخواست ہوا۔

۱۳۔ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء صبح کا اجلاس

رات کو حضرت مولانا میر قاسم علی صاحب بھی دہلی سے تشریف لائے۔ جن کی پیشوائی کے لئے جمال پور تک احباب مذکورین سے بعض احباب گئے تھے۔ چنانچہ صبح کو حضرت میر قاسم علی صاحب بھی رونق افروز جلسہ ہوئے۔ خاکسار نے قرآن شریف کی چند آئتین تلاوت کین اور اخویم جناب منشی محمد سعید الحسن صاحب نے ایک اُردو بقیہ نظم حضرت اقدس کی پڑھ کر سنائی۔ جس کا ایک خاص اثر ہوا۔ اس کے بعد جناب پریسیڈنٹ جلسہ نے کھڑے ہوکر بیان فرمایا کہ چونکہ چند مجبورین کی وجہ سے مولوی محمد عطاء الرحمان صاحب احمدی ایم۔ اے انگلش پروفیسر راج شاہی کالج تشریف نہین لاسکے۔ بجواب اس کے ایک تار اپنی مجبوری کا بھیجدیا اور معذرت چاہی۔ (وہ تار بھی پڑھ کر سنا دیا گیا) اس لئے انگریزی لکچر نہین ہوگا۔ اور آج سب سے پہلے حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب اپنی تقریر کا بقیہ پورا کرین گے اس کے بعد حضرت مولانا میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق دہلی تقریر فرماوین گے۔ اُمید ہے۔ کہ آپ کی تقریر سے بھی ہم لوگ محظوظ ہون گے

سید صاحب کی بقیہ تقریر

اس کے بعد حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نے اپنی تقریر کا بقیہ پورا کیا اور نہایت وضاحت سے آیات قرآنی سے یہ بات ثابت کی کہ یہ صرف مذہب اسلام کی خوبی ہے کہ جس کے سچے پیروان پر فرشتے نازل ہوتے ہین اور خدائی بشارتین دیتے ہین۔ اور اسی دنیا مین ان کو ایک جنت مل جاتی ہے اور کمال اطمینان اور استقلال ان بشرات سے ان کو حاصل ہوتا ہے حضرت ابوبکرؓ علیہ السلام کے استقلال کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ کہ کس طرح ہر موقعہ پر اور انتہائے مشکلات کے وقت مین استقلال دکھایا اور پھر کس طرح خدا نے ان کی مدد کی اور آپنے دوران تقریر مین یہ بھی دکھایا کہ خدا تعالیٰ کے کسی صفت کے ضمناً یا صراحتاً انکار کرنے سے ہی غلط مذاہب اور غلط عقائد دنیا مین پیدا ہوتے ہین اور اسی ضمن مین آپنے آریہ مذہب اور عیسائی مذہب اور دیگر مذاہب و فرقہائے کے غلط عقائد کو جارچ کر دکھایا کہ کسی نہ کسی صفت خداوندی کے انکار سے ہی یہ پیدا ہوئے ہین۔ پھر یہ بھی بتایا کہ اور مذاہب تو صرف متقی کے درجہ تک اپنے متبعین کو لے جانا چاہتے ہین۔ مگر اسلام متقیون کو بھی ترقی بخشتا ہے اور دلائل و براہین کے علاوہ مشاہدہ بھی اسی عالم مین کرا کر چھوڑتا ہے پھر حفاظت کعبہ کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے نظیر کامیابی کی پیشگوئی کو بھی ایسے طور پر پیش کیا۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگون کو بھی سوائے تصدیق صداقت اسلام کے کوئی چارہ نہ تھا۔ پھر سلطنت کے بارے مین فرمایا۔ کہ یہ خاص خدا کا کام ہے۔ جس کو چاہکر سلطنت دے۔ اور اس لئے سلطنت سے بغاوت کرنا خدا سے بغاوت

گورنمنٹ برطانیہ

کرنا ہے اور مسلمان کسی طرح بھی اس سلطنت سے بغاوت نہین کر سکتے جس سلطنت مین وہ رہتے ہین اور خاص کر گورنمنٹ برطانیہ تو خدا کی طرف سے ایک رحمت ہے۔ پھر یہ بیان کیا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ہمارا ایمان ہے اور حضرت مسیح موعود کو ہم آپ کا ایک خادم یقین کرتے ہین۔ پھر سارے مذہبون کا مقابلہ کرتے ہوئے کہ سب مذہب مُردہ ہو گئے اس مین نشان نمائی کی قوت نہین رہی اس بات کو بیان کیا کہ اسلام مین ایسے برگزیدہ پیدا ہوئے اور ہر زمانہ مین آئے۔ جنھون نے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کرکے دکھایا۔ مگر افسوس کہ مسلمانون مین بھی اب مُردنی چھاگئی تھی اور انہون نے اپنے عقائد اسی مردنی عقائد کے مطابق کر لئے تھے۔ کہ مکالمات اور مخاطبات اب نہین ہو سکتے اور نشانات آسمانی اب کسی کے ذریعہ ظاہر ہونے ناممکن ہین۔ مگر خدا نے اسی زمانہ مین مسیح موعود کو بھیجکر کھلے کھلے طور پر ثابت کر دیا کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ مولانا سید سرور شاہ صاحب کے

میر قاسم علی صاحب کی تقریر

بعد مولانا مولوی میر قاسم علی صاحب اُٹھے۔ گو وقت بہت کم تھا۔ مگر ایک نہایت ہی پُر زور تقریر آپنے موجودہ مذہبی دنگل کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمائی کہ کس طرح ہر ایک مذہب اور ہر ایک فرقہ اسی زمانہ مین اپنی اپنی کامیابی کے لئے زور لگا رہا ہے اور ہر فرقہ اسلام سے آکر ٹکراتا ہے۔ خاص کر آریہ سماج نے اسی قلیل مدت مین کیسے کیسے زور لگائے ہین اور اسلامی قلعہ پر حملے کئے ہین اور ایسے پرفتن زمانہ مین ضرور تھا کہ خدا ابھی ایک ایسا سلسلہ اپنے ہاتھ سے قائم کر دیتا۔ جو سارے حملون کو نسیاً منسیاً کر دیتا۔ کیونکہ جب جسمانی نظام مین ہم دیکھتے ہین۔ کہ ہر ضرورت کے وقت ضروری چیزین خدا مہیا کر دیتا ہے۔ تو روحانی ضرورت کو کیون وہ پورا نہ کرے۔ چنانچہ اس نے اس وقت اپنے مسیح موعود کو بھیجکر اسلام کے قلعہ کو محفوظ کر دیا اور سارے حملہ کرنے والے پسپا ہو گئے۔ خود آریہ سماج مین تفرقہ پڑ گیا اور مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق یہ لوگ بہت جلد تباہ و برباد ہو جائین گے۔ درمیان تقریر مین انہون نے کہا کہ بزرگان قوم جو کہ

185

قادیان دارالامان سے آتے ہیں۔ ان کی ذات ایسی نہ تھی کہ آریوں کے گند کو نکالیں۔ یہ تو اسلامی باغ کے پھول کی خوشبو میں رہتے ہیں اور اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ لطیف مضامین اور معارف قرآنی آپ کو سناتے ہیں اور دارہ صفائی کا کام میرے ذمہ سپرد ہوا ہے کہ میں اس کی بدرو نالیوں کو صاف کروں گو میرے کپڑے بھی خراب ہوں اور جسم پر بھی چھینٹیں پڑیں۔ مگر نوع انسان کی بھلائی کے لئے ایسا کرنا ضرور ہے۔ شکر ہے کہ آخر میں اس میں کامیاب ہوا جو آپ میری آئندہ تقریروں میں سنیں گے۔ غرضیکہ مختصر سی تقریر میں آپ نے سامعین کے دلوں کو ہلا دیا۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ اسی روز رات کے جلسہ میں خاص کر ہر مذہب وملت کے لوگ کثرت سے شریک تھے اس قدر تھے کہ پنڈال میں جگہ نہ تھی اور اکثر لوگ شروع سے آخر تک کھڑے رہے اور تقریروں کے اثر سے محو ہو رہے تھے کہ ذرہ بھی بے اطمینانی ظاہر نہ ہوئی اول خاکسار نے قرآن شریف کی چند آیتیں تلاوت کیں اس کے بعد [illegible] خان صاحب نے اُردو اشعار حضرت اقدس کے نہایت ہی عمدگی سے پڑھکر سنائے۔ بعدہٗ مولانا عبدالماجد صاحب نے مختصر تقریر فرما کر حضرت مفتی صاحب کو تقریر فرمانے کے لئے کہا۔

حضرت مفتی صاحب

نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ گو اس وقت سب سے پہلے جناب مولانا میر قاسم علی صاحب کی تقریر ہونے والی تھی۔ مگر چونکہ میں نے کل کئی باتوں کا وعدہ کیا تھا۔ اس لئے میں ان کے ایفا کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ آپ نے تقریر شروع فرما کر عبرانی توریت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی دکھلائی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمدؐ تک موجود ہے جس پیارے نام کا بہت سے لوگوں نے اسٹیج پر جاجا کر توریت میں زیارت کر کے اپنی آنکھوں کو نور اور دل کو سرور پہنچایا۔ پھر قرآن کریم کی قسموں کی فلاسفی بتائی کہ قسم ایک شہادت ہوتی ہے اور کسی مسئلہ کے ثبوت کے لئے قرآن شریف میں کسی ایسی بات کی قسم کھائی گئی ہے۔ جو اس بات کے لئے بطور شہادت ہے اس کے بعد آپ نے سورہ والعادیات سے اس زمانہ کی حالت اور ریل کی سواری اسی زمانے میں ہونے اور ایک مامور من اللہ کے آنے کی پیشگوئی دکھائی۔ جس کو سن کر لوگوں کے ایمان تازہ ہو گئے۔ پھر فرعون کی لاش کے اخیر زمانہ تک قائم رہنے اور اس کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی قرآن کریم سے دکھلائی۔ درمیان تقریر میں آپ نے اسی واقعہ کا ذکر کیا۔ جو آپ کو خدا نے لاہور میں لارڈ بشپ لیفرائے کے مقابلہ فتح دی۔ پھر حضرت مولانا میر قاسم علی

میر صاحب

صاحب نے اسی مضمون پر تقریر کی کہ زندہ مذہب کون ہے اور آپ نے بڑے پرزور دلائل سے ثابت کیا کہ زندہ مذہب صرف اسلام ہے۔ عالمگیر ہونے کا دعوےٰ نہ وید نے کیا اور نہ توریت وانجیل نے صرف قرآن شریف نے ایسا دعوےٰ کیا۔ اور پھر پچاس برس کی مدت میں عالمگیر ہو کر دکھلا بھی دیا۔ وید کی اشاعت تو ابھی محدود رہی کہ ہندوستان میں بھی اس کے نسخے محدود ہیں۔ اس کی زبان بھی مُردہ زبان ہو گئی۔ دیانند بھی اس کا ترجمہ پورا نہ کر سکا۔ قرآن کریم کی زبان ہی زندہ ہے۔ جو نہ صرف عرب بلکہ دنیا کے بہت بڑے حصے میں بولی جاتی ہے۔ توریت وانجیل کی زبان بھی مُردہ ہو گئی۔ اور اصلی زبان عبرانی کی انجیل بھی مفقود ہو گئی۔ اب صرف ترجمے ہی ترجمے رہ گئے اور ترجمہ بھی اسی صورت میں شائع ہوا۔ قرآن کریم کی زندگی کا ثبوت ہے۔ کہ وہ اب تک محفوظ ہے۔ وید جس پر نازل ہوا۔ اس کی زبان کا کوئی بھی ثبوت نہیں ملتا۔ قرآن مجید کی زندگی کا ثبوت اسی اُمت میں ہر ایک صدی پر مجدد کا آنا ہے جو اپنے تازہ بتازہ نشانات سے اس کی زندگی کو ثابت کرتا ہے اور یہ خوبی کسی کتاب میں نہیں پھر صفت عدل ورحم پر نہایت لطیف بحث کی۔ اور اس رنگ میں بھی آریوں اور عیسائیوں کا رنگ کر کے دکھلایا۔

۱۴ر نومبر ۱۹۱۰ء کی صبح کا اجلاس

سب سے پہلے خاکسار نے چند آیتیں قرآن شریف کی تلاوت کیں اور اس کے بعد چند اشعار حضرت اقدس کے سنائے۔ پھر چند اشعار لغت فارسی کے مولوی سید وزارت حسین صاحب نے بھی سنائے اس کے بعد حضرت سید سرور شاہ صاحب نے

سید صاحب کی تقریر

تقریر فرمائی جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام خدا کے وجود کے گواہ ہوتے ہیں اور اپنی اقتداری پیشگوئی سے ثابت کرتے ہیں کہ خدا موجود ہے شروع میں ان کی حالت نہایت ہی کمزور ہوتی ہے۔ کوئی ان کا یار ومددگار نہیں ہوتا اور نہایت کسمپرسی کی حالت میں ہوتے ہیں اور قوم مخالفت پر تل جاتی ہے۔ جن کے پاس ہر قسم کے سامان ہوتے ہیں۔ قوت وثروت سب ہی کچھ ہوتا ہے۔ غرض مادی اسباب سب ان کے شامل ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام ایسے وقت میں اپنی فتح دشمنوں کی شکست کی پیشگوئی کرتے ہیں اور آخر کو کامیاب ہوتے ہیں اور دنیا پر ثابت کر دیتے ہیں کہ اس قادر کا ہاتھ ان کے ساتھ ہے اور خدا موجود ہے۔ پھر خدا اپنی تائیدات اور نصرت سے اس نبی کی صداقت ظاہر فرماتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے کیا صفات تھے آپ نے اشداء علی الکفار کے نہایت ہی لطیف معنی بیان فرمائے اور فرمایا کہ اشداء کے معنے یہ نہیں کہ وہ کافروں پر سختی کرتے تھے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ وہ ایسے سخت تھے کہ کفار کے اثر سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ مثلاً جب یہ کہا جاوے کہ لوہا بہت سخت ہے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ بہت مضبوط ہے یعنی وہ ٹوٹ نہیں سکتا ایسے ہی جو مومن کہ اپنے ایمان میں مضبوط ہوتے ہیں اور انبیاء کی صحبت میں رہتے ہیں اور تازہ نشانوں کو دیکھتے ہیں ایسے پکے ہو جاتے ہیں کہ مخالفوں کی صحبت ان کے ایمان کو متزلزل نہیں کرتی۔ پھر فرمایا دوسری صفت ان کی رحماء بینہم ہے۔ وہ لوگ آپس میں نہایت ہی رحم اور ملنساری اور صلح سے رہتے ہیں اور سب آپس میں بھائی بھائی ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسا ہی ہم احمدیوں کو ہونا چاہیئے۔ کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم بروز ہیں۔ پس ہم کو اسی رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے۔ پھر تیسری صفت ان کی تراہم رکعا سجدا ہے اس کے بعد آپ خاص جماعت احمدیہ کی طرف مشغول ہوئے اور فرمایا کہ ہم لوگوں کو روحانیت میں ترقی کرنی چاہیئے۔ اور عمل کو سنوارنا چاہیئے۔ صرف بحث مباحثہ ہی میں پڑے نہیں رہنا چاہیئے۔ اور فرمایا کہ اسلام پر دو فتنوں کی خبر دیگئی ہے اس میں دوسرا فتنہ عیسائیوں کا ہے جس کے بارے میں خبر ہے کہ یہ فتنہ بذریعہ دُعا کے دفعہ ہو گا۔ پس احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ اسلام کی نصرت کے لئے خدا سے برابر دُعا کرتے رہیں اور دُعا میں زیادہ اسی پر توجہ کرنی چاہیئے۔

گورنمنٹ برطانیہ

اس کے بعد جناب مولانا میر قاسم علی صاحب نے بیان فرمایا کہ گورنمنٹ انگلشیہ اس وقت مسلمانوں کے لئے کیسی رحمت ہے۔ اگر خدانخواستہ اس کا سایہ ہمارے سر سے اُٹھ جاوے۔ تو مسلمانوں پر کیسا سخت وقت ہو گا اس وقت آریہ سماج جو سوراج کا خواب دیکھ رہی ہے ہر وقت تیار ہے۔ کہ کسی طرح مسلمانوں اور عیسائیوں کو ہندوستان سے خارج کر دیں۔ یہ جماعت صرف پولیٹیکل باڈی ہے سماج نے جو فساد ہندوستان میں مچایا ہے وہ مخفی نہیں ہے۔ اس کے ریکارڈ موجود ہیں۔ بھائی پرمانند جیسی دس ہزار کی ضمانت ہوئی ہے۔ انہوں نے تو اپنی سکیم میں سارے ہندوستان کو تقسیم ہی کر لیا تھا۔ ستیارتھ پرکاش کا چھٹا سملاس جس میں راج نیتی کا بیان ہے۔ خاص اسی

غرض کے لئے لکھا گیا تھا۔ نہیں تو ایک مذہبی کتاب میں ان باتوں کے لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ آریوں کا کوئی مستقل راج جس پر اس کے مطابق عملدرآمد ہو سکے نہیں ہے دیانند اس میں لکھتا ہے کہ جو وید پر عمل نہ کرے۔ راجہ کو چاہیئے۔ کہ اس کو فوراً قتل کر دے اور جو پیچھے وچار کرے اور وید اور شاستروں کے خلاف بولے ان کو راج سے نکال دے ان اصولوں کے ہوتے ہوئے فرض کرو کہ اس ملک کا کوئی آریہ راجہ ہو جاوے تو پہلے وہ سناتن دہرمی ہندوؤں کا صفایا کرے گا اور اس کے بعد عیسائیوں کا اور مسلمان تو اس کے نزدیک ودشٹ پاپی ملیچھ ہی نہیں۔ ان کا تو ذکر ہی نہیں۔ پس اگر خدانخواستہ ہمارے سر سے گورنمنٹ کا سایہ اُٹھ جاوے تو مسلمانوں کے لئے کیسی آفت کا وقت ہوگا۔

۱۴ نومبر کی شب کا اجلاس

مولوی سیّد وزارت حسین صاحب نے چند آیتیں قرآن کریم کی تلاوت کیں اور خاکسار نے حضرۃ اقدس ؑ کے کچھ اشعار پڑھے۔ اس کے بعد جناب مفتی صاحب تقریر کرنے کے لئے اُٹھے۔ آپنے قرآن کریم کے پارہ آٹھ رکوع آخر کی آیتوں سے صاف صاف طور پر دکھلایا کہ اصحاب مدین کے ذکر میں ان کے مثیل آریوں کی پیشگوئی ہے۔ آپنے اس امر کو ثابت کیا۔ قرآن شریف میں پہلے لوگوں کا ذکر بطور پیشگوئی ہے اور پچھلا نبی آکر پہلے کا بروز ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل نبیوں کے بروز تھے تو آپ کے مخالفین بھی جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے پہلے نبیوں کے مخالفین کے بروز ہوں گے اور صحابہ مدین کے عقائد وحالت کا جو نقشہ قرآن کھینچتا ہے اس کو آریوں پر پورا پورا صادق آتا ہوا دکھایا۔ پھر ان کے فساد فی الارض کی پیشگوئی بھی اس میں موجود ہونا یعنی ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا کی آیۃ اور پھر ان کے عقائد میں ایک کراہیت کے مسئلہ کی موجودگی کی خبر دینا جو نیوگ ہے بیان فرماکر اظہر من الشمس کر دیا۔ درمیان تقریر میں آپنے آریوں کے اس عقائد کا کہ خدا خالق نہیں ہے ایسے طور پر کھنڈن کیا کہ باید وشاید اور دکھلا دیا کہ اگر خدا کو خالق نہ مانا جاوے۔ تو پھر اس کو کوئی حق اور رُوح اور مادہ پر قبضہ کرنے کا نہیں ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے لیکھرام کا ذکر کیا۔ کہ خدا نے کیسا زبردست نشان دکھلایا۔ پھر اسی درمیان میں مسیح موعود ؑ کا ہندوستان میں مامور ہونے کا ذکر آگیا۔ تو آپنے سوادیشی پر ایک مختصر سی تقریر کی اور دکھلا دیا کہ یہ تحریک قابل عمل نہیں ہے اور یہ قانون قدرت کے خلاف جنگ ہے۔ پھر آپنے ضرورت امام ؑ پر تقریر کی اور فرمایا کہ جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہیں مانا وہ جہالت کی موت مرا نبی کے معنے کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی۔ کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کو جو نبی کہتے ہیں۔ اس معنی میں نہیں کہ کوئی نئی شریعت لائے ہیں بلکہ تائید دین اسلام میں خدا نے ان کے ذریعہ سے بہت سی پیشگوئیاں کی ہیں اور وہ پوری ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ پس اسی رنگ میں وہ ایک پیشگوئی کرنے والے خدا کی طرف سے ہیں جس کو عربی زبان میں نبی کہتے ہیں۔ پھر قرآن شریف کی سورہ زخرف کی چند آیتوں سے آپنے ثابت کیا کہ اس اُمت میں جو آنیوالا مسیح تھا۔ وہ مسیح ؑ کا مثیل تھا اور وہ قیامت کا نشان ہو کر آنے والا تھا اور ان آیتوں کے سیاق وسباق سے اس بات کو ایسا مبرہن کر دیا۔ کہ لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں اور مبہوت ہو گئے کیونکہ مثیل مسیح کا ذکر کرتے ہوئے پھر آخر میں خاص مسیح کا جو ذکر ہوتا ہے۔ تو پھر کہا جاتا ہے کہ فلما جاء عیسٰی الخ

میر صاحب کی تقریر اس کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ بات چھپائے سے چھپ نہیں سکتی ہے۔ کہ آریہ سماج پولیٹیکل باڈی ہے اور یہ بات نہ صرف مخالف اس بات کو ثابت کرتے ہیں بلکہ گورنمنٹ کے رکارڈ بھی اور اعلےٰ افسروں کی رائیں بھی ظاہر کرتی ہیں۔ اور خود ان کے بڑے بڑے لیڈر اس بات کا افسوس کرتے ہیں اور دہرم پال اور ورتنا نند سوامی جو دیانند کا بازو تھا۔ صاف صاف اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ پولیٹیکل باڈی ہے اس کے درمیان میں یہ بات بھی بیان کی کہ اس کے [illegible] سے کس طرح آریہ سماج آفت میں پھنسی ہے۔ پھر فرمایا کہ آریہ سماج نے کس طرح نبیوں اور بزرگوں کی شان میں گالیاں نکالی ہیں اور کس قدر اسلام اور نبی اسلام اور خدائے اسلام کی توہین کی جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ۲۳ کروڑ مسلمان اپنی جان فدا کرنے کو اپنا فخر سمجھتے ہیں اور جن کا نام لے کر شاہان اسلام تخت سے اُتر آتے ہیں۔ ان کو یہ لوگ نعوذ باللہ شہوت پرست وغیرہ کا خطاب دیتے ہیں اور پھر کسی آریہ سماج کے ٹریکٹ سے یہ پڑھ کر سنایا۔ کہ نعوذ باللہ خدائے اسلام [illegible] بھی طاقت نہ ہوئی۔ کہ لیکھرام سے دو ہاتھ لڑتا حالانکہ اس قادر نے بذریعہ اپنے مسیح موعود کے یہ خبر دی کہ لیکھرام اپنی بدزبانی کے سبب چھ برس کے اندر اندر ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے گا اور مطابق اس کے کرکے دکھایا۔ اور آج اس کی کوئی اولاد بھی دنیا پر موجود نہیں۔ جو اس کی نام لیوا ہو۔ اور نہ صرف لیکھرام بلکہ سومراج اور اچھر چند وغیرہ بھی اس کے فرمودہ کے مطابق فنا ہو گئے۔ پھر آپنے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو پرزور دلائل سے ثابت کیا اور یہ بھی دکھلا دیا کہ اس نبی بنی اسرائیل کا آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے منافی ہے اور اس اُمت اور آنحضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کی تضحیک ہے کہ اُمت تو بگڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اس کو سنوارنے کے لئے موسٰے علیہ السلام کا ایک خلیفہ آئے۔ بگڑنے کی قوت تو آپ کی اُمت میں موجود ہو مگر سنوارنے کی قوت کسی اُمتی کو نہ ملے۔ کیسے افسوس اور شرم کا عقیدہ ہے۔ جس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوے مرتبت پر سخت دھبہ لگتا ہے۔ پھر آپنے حضرت اقدس مرزا غلام احمدؐ صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مامور من اللہ اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کو ایسے بیّن دلائل سے ثابت کیا کہ لوگ عش عش کرنے لگے اس کے بعد مولانا میر قاسم علی صاحب نے ایک دردناک نظم حضرت اقدس ؑ کی پڑھی۔ جس کا ایک خاص اثر تھا پھر پریسیڈنٹ جلسہ جناب مولانا عبد الماجد صاحب نے بعد شکریہ خداوند کریم وسامعین وگورنمنٹ برطانیہ جلسہ کو برخواست کیا۔ آخر میں خاکسار نے بآواز بلند لوگوں کو مخاطب کرکے کہا کہ لوگوں کو اگر اب بھی ہمارے سلسلہ احمدیّہ کے متعلق کچھ شک وشبہ یا اعتراض باقی ہو تو بہت اچھا موقعہ ہے ہمارے مقدس علماء ابھی دو تین روز شہر واطراف شہر میں رہینگے آکر فیصلہ وتصفیہ کرلیں اور جلسہ برخواست ہوا۔ ۱۵ نومبر کی صبح کو تینوں حضرات معہ جناب مولانا عبد الماجد صاحب جمالپور روانہ ہوئے۔ اور دن بھر یہ بزرگ جمالپور میں رہے اور جمال پور کے ورک شاپ کی سیر بھی کی پھر حضرت مولانا عبد الماجد صاحب بھاگل پور اور مولانا میر قاسم علی صاحب کلکتہ اور دونوں قادیان شریف کے بزرگ سورج گڑھ تشریف لے گئے وہاں سے دونوں بزرگ اُدھر ہوتے ہوئے بھاگل پور تشریف لیگئے اور ہر ایک مقام جلسہ وعظ وتبلیغ منعقد ہوا۔ جسکی کیفیت انشاء اللہ عنقریب روانہ کرونگا۔ بھاگل پور سے یہ دونوں بزرگ بنارس الٰہ آباد ہوتے ہوئے قادیان دارالامان روانہ ہوئے۔

مونگھیر وبھاگلپور وغیرہ میں اس جلسہ کا کیا اثر ہوا یہ لمبا قصّہ ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ ایک دوسرے مضمون میں دکھایا جاوے گا۔ اور جو بہت جلد بدر وغیرہ میں شائع ہوگا۔ حضرت

[illegible] سکتا ہوں کہ خداوند کریم ایک لمبی مدت تک ہمارے مولا اور آقا کو صحت وتندرستی کے ساتھ ہم لوگوں کے سروں پر قائم رکھے اور اس خاکسار کی خاصکر یہ بھی دعا ہے کہ خداوند کریم بہت جلد آپکی زیارت کا موقعہ دے۔

غرض کے لئے لکھا گیا تھا۔ نہیں تو ایک مذہبی کتاب میں ان باتون کے لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ آریون کا کوئی مستقل راج جس پر اس کے مطابق عملدرآمد ہو سکے نہیں ہے دیانند اس مین لکھتا ہے کہ جو وید پر عمل نہ کرے۔ راجہ کو چاہیئے۔ کہ اس کو فوراً قتل کردے اور پیچھے وچار کرے اور وید اور شاستردن کے خلاف بولے ان کو راج سے نکال دے ان اصولون کے ہوتے ہوئے فرض کرو کہ اس ملک کا کوئی آریہ راجہ ہو جاوے تو پہلے وہ سناتن دہرمی ہندون کا صفایا کرے گا اور اس کے بعد عیسائیون کا اور مسلمان تو اس کے نزدیک وشٹ پاپی ملیچھ ہی نہین۔ ان کا تو ذکر ہی نہین۔ پس اگر خدا نخواستہ ہمارے سر سے گورنمنٹ کا سایہ اُٹھ جاوے تو مسلمانون کے لئے کیسی آفت کا وقت ہوگا۔

۱۴ر نومبر کی شب کا اجلاس

مولوی سید وزارت حسین صاحب نے چند آیتین قرآن کریم کی تلاوت کین اور خاکسار نے حضرۃ اقدس ؑ کے کچھ اشعار پڑھے۔ اس کے بعد جناب مفتی صاحب تقریر کرنے کے لئے اُٹھے۔ آپنے قرآن کریم کے پارہ آٹھ رکوع آخر کی آیتون سے صاف صاف طور پر دکھلایا کہ اصحاب مدین کے ذکر مین ان کے مثیل آریون کی پیشگوئی ہے۔ آپنے اس امر کو ثابت کیا۔ قرآن شریف مین پہلے لوگون کا ذکر بطور پیشگوئی ہے اور پچھلا نبی آکر پہلے کا بروز ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل نبیون کے بروز تھے تو آپ کے مخالفین بھی جو قیامت تک پیدا ہوتے رہین گے پہلے نبیون کے مخالفین کے بروز ہون گے اور صحابہ مدین کے عقائد و حالت کا جو نقشہ قرآن کھینچتا ہے اس کو آریون پر پورا پورا صادق آتا ہوا دکھایا۔ پھر ان کے فساد فی الارض کی پیشگوئی بھی اس مین موجود ہونا یعنی ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا کی آیۃ اور پھر ان کے عقائد مین ایک کراہیت کے مسئلہ کی موجودگی کی خبر دینا جو نیوگ ہے بیان فرما کر اظہر من الشمس کر دیا۔ درمیان تقریر مین آپنے آریون کے اس عقائد کا کہ خدا خالق نہین ہے ایسے طور پر کھنڈن کیا کہ باید و شاید اور دکھلا دیا کہ اگر خدا کو خالق نہ مانا جاوے۔ تو پھر اس کو کوئی حق اور روح اور مادہ پر قبضہ کرنے کا نہین ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے لیکھرام کا ذکر کیا۔ کہ خدا نے کیسا زبردست نشان دکھلایا۔ پھر اسی درمیان مین مسیح موعود ؑ کا ہندوستان مین مامور ہونے کا ذکر آگیا۔ تو آپنے سوادیشی پر ایک مختصر سی تقریر کی اور دکھلا دیا کہ یہ تحریک قابل عمل نہین ہے اور یہ قانون قدرت کے خلاف جنگ ہے۔ پھر آپنے ضرورت امام پر تقریر کی اور فرمایا کہ جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہین مانا وہ جہالت کی موت مرا نبی کے معنے کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی۔ کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کو جو نبی کہتے ہین۔ اس معنی مین نہین کہ کوئی نئی شریعت لائے ہین بلکہ تائید دین اسلام مین خدا نے ان کے ذریعہ سے بہت سی پیشگوئیان کی ہین اور وہ پوری ہوئی ہین اور ہو رہی ہین۔ پس اسی رنگ مین وہ ایک پیشگوئی کرنے والے خدا کی طرف سے ہین جس کو عربی زبان مین نبی کہتے ہین۔ پھر قرآن شریف کی سورہ زخرف کی چند آیتون سے آپنے ثابت کیا کہ اس اُمت مین جو آنیوالا مسیح تھا۔ وہ مسیح ؑ کا مثیل تھا اور وہ قیامت کا نشان ہو کر آنے والا تھا اور ان آیتون کے سیاق و سباق سے اس بات کو ایسا مبرہن کر دیا۔ کہ لوگونکی آنکھین کھل گئین اور مبہوت ہو گئے کیونکہ مثیل مسیح کا ذکر کرتے ہوئے پھر آخر مین خاص مسیح کا جو ذکر ہوتا ہے۔ تو پھر کہا جاتا ہے کہ فلما جاءہم عیسیٰ الخ

میر صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب میر قاسم علی صاحب کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ بات چھپانے سے چھپ نہین سکتی ہے۔ کہ آریہ سماج پولٹیکل باڈی ہے اور یہ بات نہین کہ صرف مخالف اس بات کو ثابت کرتے ہین بلکہ گورنمنٹ کے رکارڈ بھی اور اعلیٰ افسرون کی رائین بھی ظاہر کرتی ہین۔ اور خود ان کے بڑے بڑے لیڈر اس بات کا افسوس کرتے ہین اور دہرم پال اور درشنانند سوامی جو دیانند کا بازو تھا۔ صاف صاف اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ پولٹیکل باڈی ہے اس کے درمیان مین یہ بات بھی بیان کی کہ اس کے وجود سے کس طرح آریہ سماج آفت مین پھنسی ہے۔ پھر فرمایا کہ آریہ سماج نے کس طرح نبیون اور بزرگون کی شان مین گالیان نکالی ہین اور کس قدر اسلام اور نبی اسلام اور خدائی اسلام کی توہین کی جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ۲۴ کروڑ مسلمان اپنی جان فدا کرنے کو اپنا فخر سمجھتے ہین اور جن کا نام لے کر شاہان اسلام تخت سے اتر آتے ہین۔ ان کو یہ لوگ نعوذ باللہ شہوت پرست وغیرہ کا خطاب دیتے ہین اور پھر کسی آریہ سماج کے ٹریکٹ سے یہ پڑھ کر سنایا۔ کہ نعوذ باللہ خدائے اسلام کو اتنی بھی طاقت نہ ہوئی۔ کہ لیکھرام سے دو ہاتھ لڑتا حالانکہ اس قادر نے بذریعہ اپنے مسیح موعود کے یہ خبر دی کہ لیکھرام اپنی بدزبانی کے سبب چھ برس کے اندر اندر ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے گا اور مطابق اس کے کر کے دکھایا۔ اور آج اس کی کوئی اولاد بھی دنیا پر موجود نہین۔ جو اس کی نام لیوا ہو۔ اور نہ صرف لیکھرام بلکہ سومراج اور اچھر چند وغیرہ بھی اس کے فرمودہ کے مطابق فنا ہو گئے۔ پھر آپنے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو پرزور دلائل سے ثابت کیا اور یہ بھی دکھلا دیا کہ اس نبی بنی اسرائیل کا آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے منافی ہے اور اس اُمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تضحیک ہے کہ اُمت تو بگڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اس کو سنوارنے کے لئے موسیٰ علیہ السلام کا ایک خلیفہ آئے۔ بگڑنے کی قوت تو آپ کی اُمت مین موجود ہو مگر سنوارنے کی قوت کسی اُمتی کو نہ ملے۔ کیسے افسوس اور شرم کا عقیدہ ہے۔ جس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوے مرتبت پر سخت دھبہ لگتا ہے۔ پھر آپنے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مامور من اللہ اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کو ایسے بین دلائل سے ثابت کیا کہ لوگ عش عش کرنے لگے اس کے بعد مولانا میر قاسم علی صاحب نے ایک دردناک نظم حضرت اقدس ؑ کی پڑھی۔ جس کا ایک خاص اثر تھا پھر پریسیڈنٹ جلسہ جناب مولانا عبد الماجد صاحب نے بعد شکریہ خداوند کریم و سامعین و گورنمنٹ برطانیہ جلسہ کو برخواست کیا۔ آخر مین خاکسار نے بآواز بلند لوگون کو مخاطب کر کے کہا کہ لوگون کو اگر اب بھی ہمارے سلسلہ احمدیہ کے متعلق کچھ شک و شبہ یا اعتراض باقی ہو تو بہت اچھا موقعہ ہے ہمارے مقدس علماء ابھی دو تین روز شہر و اطراف شہر مین رہینگے آکر فیصلہ و تصفیہ کرلیں اور جلسہ برخواست ہوا۔ ۱۵ر نومبر کی صبح کو تینون حضرات معہ جناب مولانا عبد الماجد صاحب جمالپور روانہ ہوئے۔ اور دن بھر یہ بزرگ جمالپور مین رہے اور جمالپور کے ورک شاپ کی سیر بھی کی پھر حضرت مولانا عبد الماجد صاحب بھاگلپور اور مولانا میر قاسم علی صاحب کلکتہ اور دونون قادیان شریف کے بزرگ سورج گڑھ تشریف لے گئے وہان سے دونون بزرگ اُدرین ہوتے ہوئے بھاگلپور تشریف لیگئے اور ہر ایک مقام جلسہ وعظ و تبلیغ منعقد ہوا۔ جسکی کیفیت انشاء اللہ بعد عقب سے روانہ کرونگا۔ بھاگلپور سے یہ دونون بزرگ بنارس الہ آباد ہوتے ہوئے قادیان دار الامان روانہ ہوئے۔

مونگھیر و بھاگلپور وغیرہ مین اس جلسہ کا کیا اثر ہوا یہ لمبا قصہ ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ ایک دوسرے مضمون مین دکھایا جاوے گا۔ اور جو بہت جلد بدر وغیرہ مین شائع ہوگا۔ ضرور

علی گڈھ میں سلسلہ احمدیہ کے درخشندہ ممبر خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر

پچھلے پرچہ میں یہ اطلاع دی گئی تھی کہ ناظمان علی گڈھ کالج نے یہ تجویز کی ہے کہ طلباء کو دینیات کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ان علماء و فضلاء کے جو زمانہ حال کے مذاق کو خوب سمجھتے ہیں اور خود اسلامی رنگ میں رنگین ہیں۔ لیکچر سنائے جاویں اس سلسلہ کا افتتاح اسی جماعت کے ایک ممبر نے کیا۔ جو خدا نے اس زمانہ میں اپنے دین کی حفاظت و اشاعت کے لئے چن لی ہے اور ضرور تھا کہ ایسا ہو۔ کہ علامہ شبلی ایسے فاضل نے بھی یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ انگریزی تعلیم یافتہ ہو کر پھر مذہبی رنگ میں صحابہ کرام کی مانند رنگین اگر کوئی جماعت ہے تو وہ (مسیح موعود۔ مہدی معہود سیدنا) مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوۃ والسلام) کی جماعت ہے۔

خواجہ صاحب رات کے تین بجے سٹیشن پر پہنچے اسٹیشن پر نواب وقار الملک صاحب نے چند طلباء کو بغرض استقبال بھیجا جن کے پاس نواب صاحب کی مندرجہ ذیل چٹھی تھی۔

جناب خواجہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس وقت شب کو احقر بوجہ علالت حاضری خدمت سے قاصر رہا۔ جسکی معافی چاہتا ہوں اور یہ چند عزیز طلباء کالج جو خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ انھیں سے میں نے بھی درخواست کی ہے۔ کہ عزیزان موصوف میری طرف سے نیابتاً میرا آداب جناب کی خدمت میں بجالائیں اور خیر مقدم عرض کریں صبح پھر انشاء اللہ حاضر خدمت ہونگا۔ کالج کے گیسٹ ہوس میں جناب کے تشریف رکھنے کا سب انتظام ہے۔ والتسلیم۔ خاکسار مشتاق حسین۔

طلباء خواجہ صاحب کو بڑے اعزاز و احترام کے ساتھ گیسٹ ہوس میں لائے۔ علے الصباح ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب سنیئر ہوس ٹیوٹر ملاقات کے لئے آئے اور نہائت تپاک و اخلاص سے ملے غرض نواب صاحب اور ڈاکٹر صاحب نے اپنے مہمان کو بڑی عزت و تعظیم سے لیا۔ یہانتک کہ شام کو ایک ٹی پارٹی دی گئی جس میں کل احمدی طلباء کالج مدعو تھے۔

لیکچر میں جو بے نظیر کامیابی ہوئی اس کے لئے علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ نے جو شائع کیا وہی نقل کر دینا کافی ہے۔

[illegible] صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب جو ۵ دسمبر بھی باہر تھے اور چھ دسمبر بھی۔ ان کا باہر ہی کام تھا۔ صرف اس لیکچر کی خاطر چند گھنٹوں کے لئے علی گڈھ میں تشریف لائے آپنے انٹروڈیوس کرتے ہوئے جو الفاظ کہے انہیں سے یہ خصوصیت سے قابل توجہ ہیں کہ میں نے سب سے اول خواجہ صاحب کو کانپور دیکھا اور وہاں ان کی تقریریں سنیں۔ مجھ پر آپکے معلومات اور طرز لیکچر نے محویت کا عالم طاری کر دیا۔ اس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ انھیں علی گڈھ کالج میں بلوایا جاوے۔ سو انھیں خیالات نے ایک حد تک یہ سلسلہ لکچروں کا پیدا کیا۔ جو علی گڈھ میں ہو گا۔ اور میں خوش ہوں کہ اس مبارک سلسلہ کا آغاز ایک ایسے نامور انسان سے ہوتا ہے جس سے اس سلسلہ کی عزت ہو

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے اپنی آخری پریزیڈنشل تقریر میں کہا کہ میری یادداشت میں اس کالج میں یہ پہلا لیکچر ہے۔ جس کا خاص اثر طلباء پر ہے۔ حالانکہ یہ وقت سونے کا ہے رات کے بارہ بجنے کو آگئے ہیں لیکن پھر بھی میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح شروع میں سامعین موجود تھے اسی طرح اخیر تک موجود ہیں۔ عموماً طلباء گھنٹہ۔ نصف گھنٹہ سن کر چلے جایا کرتے ہیں۔ آج ایسے وقت میں سامعین کا برابر تین گھنٹے موجود رہنا لکچر کے اعلیٰ پیمانہ پر ہونے کی دلیل ہے۔

طلباء نے اپنے دستور کے مطابق لیکچرار کے لیکچر میں چیرز دیئے اور جب یہ انھیں معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب پھر بھی آئیں گے تو چیرز پر چیرز ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر لیکچر میں قابل لحاظ تین اُمور ہوتے ہیں۔ اول مضمون و مطالب۔ دوم زبان سوم۔ طرز ادا۔ اور یہ تینوں باتیں ماشاء اللہ خواجہ صاحب کو خداداد حاصل ہیں۔ پھر آپ کو یہ قبولیت کیوں حاصل نہ ہو جب کہ اس کے ساتھ عملی طور پر بھی آپنے اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کیا اور پھر ایک مامور من اللہ اور اس کے خلیفہ کی دُعائیں ان کے شامل حال ہیں۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اور فراست مومنانہ کے ساتھ روحانیات کی راہوں پر قدم مارنے والے ہیں۔ اب ہم ذیل میں انسٹیٹیوٹ گزٹ سے وہ عبارت نقل کرتے ہیں۔ جو خواجہ صاحب کے لیکچر کے متعلق شائع ہوئی ہے۔

علی گڈھ کالج میں ایک عالمانہ لیکچر

جناب مولانا خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی۔ وکیل چیفکورٹ پنجاب کا لکچر (جو ۲۶ نومبر کو نہ ہو سکا تھا)

۵ - نومبر کو شب کے ۸ ½ بجے اسٹریچی ہال میں بصدارت ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سینیئر ٹیوٹر کالج ہوا۔ ہال مسلمان ممبران اسٹاف اور طلباء سے بھرا ہوا تھا۔ اول آنریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے قابل لکچرار کا حاضرین سے تعارف کرایا اور بتایا کہ خواجہ صاحب ان نہایت کمیاب بزرگوں میں سے ہیں جنھوں نے مذہب کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے رکھا ہے اور یہ کہ خود لکچر کا موضوع ایسا ہے۔ جس پر عمل پیدا ہونے سے مسلمان ادب آموز عالم بنے اور جواب بھی ان کو معراج کمال پر پہونچا سکتا ہے۔ لیکچر کا مضمون "اسوہ حسنہ" یعنے نیک نمونہ تھا۔ لیکچرار نے بعد تسمیہ و تعوذ و تشہد و تصلیہ لکچر کا آغاز اس آیت سے کیا۔ لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الاخر و ذكر الله كثيرا۔ یعنے جو لوگ خدا اور یوم آخر پر اُمید لگائے ہوئے ہیں اور خدا کو کثرت سے یاد کرتے ہیں۔ ان کے لئے رسول اللہ کی ذات کے اندر ایک بہترین نمونہ موجود ہے لیکچر کامل تین گھنٹہ تک تھا اور تمام حاضرین نے اسے پوری توجہ سے سُنا۔ لکچر کا مکمل خلاصہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنی اگلی اشاعت میں درج کریں گے۔ سردست صرف یہی بتانے پر اکتفا کرتے ہیں۔ کہ معزز لکچرار نے نہائت قابلیت اور فلسفیانہ طریقہ سے ثابت کیا کہ تہذیب و فلاح انسانی کے لئے سرچشمہ قوانین "عدالت" اور استحضار حکومت کے ساتھ ہی اسوہ حسنہ یعنے ایک نیک نمونہ کی بھی ضرورت ہے اور یہ کہ پیغمبر اسلام سے بہتر اسوہ حسنہ پایا نہیں جاتا۔ اس مضمون کی تمہید کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کی طویل الذیل فہرست میں ایک خلق استقامت کو لیکر فلسفی نکتہ خیال سے اس کی نہائت معقول و مدلل تشریح کی گئی۔ آخر میں لکچرار صاحب نے وعدہ فرمایا کہ وہ اس سلسلہ کو بتدریج ختم کریں گے۔ صاحب موصوف نے زبردست اپیل طلباء سے مذہبی عملی زندگی اختیار کرنے کے متعلق کی۔

اور ان کو نصیحت کی کہ وہ نبی کریم کا اسوہ حسنہ اختیار کریں اور ان کو بتلایا کہ نبی کریم کا اصلی مشن تبلیغ تھا۔ طلباء کو یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے کاروبار کو چھوڑ کر مبلغ بنیں۔ بلکہ وہ دنیا میں پھلیں پھولیں۔ لیکن ساتھ ہی تبلیغ کا کام بھی جاری رکھیں آخر میں یہ کہا کہ وقت آگیا ہے کہ الوہیت کے تخت سے آدم زاد کو اتار کر عزت و مکرمت کے اصلی وارث کو مہذب دنیا کے سامنے پیش کیا جاوے اور یہ کہ یہ فرض ان طلباء کا ہو گا۔ جو علم و فضیلت کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہونگے۔

لکچر کے ختم ہونے پر صاحب صدر جلسہ نے قابل لکچرار کا کل حاضرین خصوصاً نواب وقار الملک بہادر کی جانب سے شکریہ ادا کیا اور کہا۔ کہ حاضرین کا رات کے وقت مسلسل تین گھنٹہ تک اس لکچر کو نہائت توجہ اور استقلال کے ساتھ سنتے رہنا اس کے اعلیٰ درجہ کے مؤثر اور سبق آموز ہونے کی کافی دلیل ہے اور اُمید ظاہر کی کہ جناب خواجہ صاحب آیندہ بھی ایسے ہی اپنے قابلانہ لکچروں سے کالج کے طلباء کو مستفید ہونے کا موقعہ دیتے رہیں گے۔

نماز عید اضحیٰ دار العلوم اور مدینۃ المسیح مین

حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہوی نے دس بجے عید کی نماز پڑہائی اور بعد اس کے ایک پرجوش خطبہ پڑہا۔

پہلے تو آپ نے لن ینال اللّٰہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم الایۃ پڑھکر اس کا ترجمہ کیا اور بتایا کہ ہر ظاہر کے لئے ایک باطن ہے اور شریعت اسلام میں یہ قاعدہ خصوصیت کے ساتھ جاری ہے کہ ہر حکم ظاہری کے نیچے ایک باطنی فائدہ ہے۔ بکل ظہر بطن الحدیث۔ اور ان بطون میں سے بعض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قرآن مجید نے خود تصریح فرما دی ہے اور بعض کی تشریح اپنی اُمت کے اولیاء و خلفاء کے اجتہاد و نور معرفت پر چھوڑ دی ہے تاکہ اُنکو بھی اجر و ثواب میں حصہ ملے یہاں ارشاد فرماتا ہے کہ اصل مقصود قربانی سے حصول قرب اللہ تعالیٰ کا ہے جو تقویٰ سے حاصل ہوتا ہے اور کذالک سخرھا لکم لتکبروا اللہ علی ماھدٰکم وبشر المحسنین میں بتایا کہ جیسے یہ جانور ہم نے تمہارے مسخر کر دئے ہیں۔ ایسے ہی تم بھی اپنے تمام قوٰی کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے روبرو قربان کرو۔ یعنے اس کے سپرد کردو اور اپنے نفس امارہ کو خدا کے فرمانوں کے آگے ذبح کردو کیونکہ آیۃ افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون میں جو ضلالت پنجگانہ مذکور ہے وہ اس زمانہ پُرفتن میں پھیلی ہوئی ہیں چونکہ قرآن مجید کی ہدایت قیامت تک ہے اس لئے اس آیت میں ان پانچ گمراہیوں کا بالخصوص ذکر کیا ہے جو اصل الاصول ہیں تمام گناہوں کی۔ اور جو آیۃ کہ اس کے آگے ہم پڑہینگے اس میں ان پانچوں ضلالتوں کی اصلاح بڑی تاکید سے ارشاد فرمائی ہے انہیں سے اوّل اصل جملہ جرائم کی تو یہ ہے کہ اپنی خواہش نفسانی کو معبود بنالینا۔ دوم۔ اسی اتخاذ الٰھہ ھواہ کی سزا میں باوجود علم کے گمراہ ہو جانا جو انسان نے اس اتخاذ پر بعد تعالیٰ کا یہ فعل مترتب ہوتا ہے گویا العلم حجاب الاکبر کا مضمون صادق آجاتا ہے۔ سوم۔ کانوں پر مُہر لگ جانا یعنے حق کا شنوا نہ رہنا چہارم۔ دل پر مہر لگ جانا یعنی حق پر بالکل غور نہ کرنا پنجم۔ آنکھوں پر پردہ پڑجانا یعنی حق کا اور اہل حق کے کمالات کا بینا نہ رہنا۔ اسی بارہ میں مولانا روم فرماتے ہیں ؎ بند آہن را تواں کردن جدا ٭ بند غیبی را نداند کس دوا۔ اور حرص و ہوا کے متعلق ارشاد کیا ؎ تا ہوا تازہ است ایمان تازہ نیست۔ کین ہوا جز قفل این دروازہ نیست۔ اور علم کی نسبت فرماتے ہیں یا غیاث المستغیثین اھدنا لا افتخار بالعلوم والغنا جان جملہ علمہا اینست این کہ بدانی من کیم در یوم دین۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا رحمٰن اور رحیم ہے اور اسی لئے قرآن مجید کو انہیں صفات کے ساتھ شروع کیا ہے اس لئے اس زمانہ میں جب ان پانچ گمراہیوں کا دنیا میں زور ہوا تو خدا تعالیٰ رحمٰن و رحیم نے اپنی طرف سے ان کے اندفاع کے لئے ایک مہدی و ہادی بھیجا اور یہی سنت اللہ ہے کیونکہ اس زمانہ پُرفتن میں ظہر الفساد فی البر والبحر کا بسبب شیوع ان ضلالتوں کے ظہور ہو رہا تھا یعنی عالم دعامی بگڑ گئے تھے اس لئے حسب الوعدہ مندرجہ کتب الٰہیہ و قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے مسیح موعود منجانب اللہ مبعوث ہوئے جسکی پیشگوئی سورہ انا فتحنا میں بھی موجود ہے چنانچہ جمہور مفسرین و محققین نے بالعموم تفسیر آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ میں مسیح موعود کا زمانہ لکھا ہے اور یہ آیۃ الہاماً بھی نازل ہوئی ہے اور اس سے آگے محمد رسول اللہ والذین معہ الآیۃ میں اشارۃً بتلایا گیا ہے کہ ایک بروز محمدؐ آخری زمانہ پُرفتن میں اصلاح کے لئے الحکم ہو کر بھی آنیوالا ہے چنانچہ اسی لئے مسیح موعود کی جماعت کو و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے ساتھ ازروئے صفات کے صحابہ کرام میں داخل فرمایا جیسا کہ حدیث متفق علیہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس میں اس آیۃ کی تفسیر موجود ہے کما ثبت نسبہ من آل فارس اور یہی وجہ ہے کہ سورہ انا فتحنا کی اکثر آیات اور خود آیت انا فتحنا لک فتحاً مبیناً۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر دوبارہ اس بروز محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً نازل ہوئیں۔

اور از آنجملہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم کا نزول بھی اس امر کا مشعر ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر کوئی بیعت قابل ذکر ولائق اہتمام ہے تو وہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ہے۔ اس بیعت کے لئے سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بروز کی بیعت کی شان کو بتلایا ہے۔ کہ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفیٰ بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیماً۔ محمد رسول اللہ میں اشارہ ہے کہ یہ اس ذات بابرکات کا فرستادہ ہے جسکی شان میں بیدہ ملکوت کل شئی ہے اور وللہ ملک السموات والارض وما فیھن آیا ہے۔ تو غور کرو کہ جب ایک چپڑاسی فرستادہ حاکم سے سرکشی کرکے انسان مواخذہ سے نہیں بچ سکتا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس احکم الحاکمین کے فرستادہ سے بغاوت کرنا بُرا نتیجہ نہ لاوے۔ چنانچہ مخالفین معاندین کے مخالفت کے نتائج بد کس کو نہیں معلوم جو واقع ہوئے۔ پھر اس کے ساتھ ہی آپکے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کے چند اوصاف بتائے ہیں اور پھر دو مثالوں اور مثالوں سے وہ اوصاف واضح کئے ہیں اور آخری مثل میں بتایا ہے کہ یہ پانچ وصفین اور نیکیاں اُن پانچوں بدیوں کے مقابلہ میں جو افرایت من اتخذ الٰھہ میں مذکور ہیں۔ ہم کو اختیار کرنی چاہئیں اور وہ پانچ ضلالتیں ترک کرنی لازم ہیں۔ جیسا کہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ تشبیہ میں چار چیزیں ہوتی ہیں مشبہ مشبہ بہ۔ وجہ شبہ۔ اور حرف تشبیہ۔ اس آیت میں والذین معہ جو مرجع ہے مثلھم کا مشبہ ہے اور زرع مشبہ بہ اور ک حرف تشبیہ اور وجہ شبہ کھیتی کی سرسبزی اور بار آوری اور ثمرات کثیرہ کا حاصل ہونا بہت قلیل تخم سے جو یعجب الزراع سے مفہوم ہوتا ہے۔ پھر زرع کے اجزاء کے لحاظ سے کھیتی کی مختلف اجزاء کی کیفیتیں (جو وہ بھی مشبہ بہ ہیں کیونکہ مشبہ بہ کے اجزاء ہیں) بتائی ہیں۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ۔ اخرج شطأہ۔ اس کھیتی نے زمین سے اپنا پٹھا نکالا۔ اس کے مقابل میں مشبہ عقائد صائبہ ہیں۔ اس لئے ہم بیعت والوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمین دل میں ان اعتقادات صحیحہ کو جمائیں جو مذکور فی القرآن والاحادیث اور ثابت عن السنۃ النبویہ ہیں اور جو ہمارے الحکم العدل جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بتا دئے ہیں از انجملہ مسیح کی وفات اور اس کا ان صفات میں جو خاصۂ الوہیت ہیں۔ شریک ہونا جس سے تمام دین عیسائی بیخ و بنیاد سے استیصال ہوا جاتا ہے اور مثمر ثمرات کثیرہ کا ہے دین اسلام کے لئے۔ فآزرہ۔ پھر اس نے اسے مضبوط و محکم کیا۔ یہ استحکام براہین احمدیہ سے حاصل ہوتا ہے۔ گویا وہ اعتقادات صحیحہ۔ براہین قویہ۔ دلائل محکمہ اور حجج نیرہ سے مضبوط کئے جاویں یہ حجج وہی ہیں۔ جو ہمارے امام علیہ السلام کو حضرت ابراہیم سے ارث میں پہونچی ہیں جن کی شان میں آیا ہے۔ تلک حجتنا آتیناھا ابراھیم) یہ تمام فضائل حجتوں کے بذریعہ وطفیل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت مرزا غلام احمدؐ کو ورثہ میں اس لئے ملے ہیں کہ آپ بنی اسحٰق میں سے ہیں اور اسحٰق حضرت ابراہیم ع کی اولاد۔ اور حضرت ابراہیم کے حق میں فرمایا گیا تھا۔ کہ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا ہے ؎

دگر استاد را نامے ندانم ٭ کہ خواندم در دبستان محمدؐ

فاستغلظ۔ پھر وہ موٹا ہو گیا اس کا مشبہ اعمال صالحہ اور افعال حسنہ ہیں اس لئے ہماری جماعت پر اور ہم پر لازم ہے کہ اعمال صالحہ اور ان کی بجا آوری میں جہاں تک ممکن ہو کوشش کریں اور حتی الوسع کسی عمل فرض اور واجب اور سنت میں کوتاہی واقع ہو تو شیخ علیہ الرحمۃ کا قطعہ یاد رہے کہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد۔

فاستوی علیٰ سوقہ۔ پھر وہ کھیتی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی یہ استقامت جب حاصل ہو کہ اپنی تمام اخلاق کو اخلاق محمدیہ کے رنگ میں رنگ دیا جاوے پس اس کا مشبہ اخلاق حمیدہ ہیں اور استوی علی السوق مشبہ بہ ہے۔ اس لئے ہم سب بیعت کرنے والوں کو چاہیئے کہ اخلاق حمیدہ و صفات سعیدہ اپنے نفس میں پیدا کریں اور ان کی تحصیل کے لئے نہایت جد و جہد کریں کیونکہ ان جملہ اخلاق کا مجموعہ ہم حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء میں دیکھ چکے ہیں ابھی کچھ زمانہ دراز نہیں ہو گیا ہے۔ پانچویں بات یعجب الزراع ہے جو ان چار مذکورۃ الصدر باتوں پر متفرع ہے یعنی جب وہ کھیتی موٹی اور مضبوط ہونیکے علاوہ اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو جاوے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ جب جماعت احمدیہ اعتقادات صحیحہ اور ان پر حجج نیرہ قائم کرنیکے علاوہ اعمال صالحہ کی بجا آوری کے ساتھ اپنے اندر اخلاق حمیدہ پیدا کرلے تو پھر وہ وقت آجاتا ہے کہ افراد جماعت ثمرات علوم سے متمتع ہوں اور خوارق عادات و کرامات وغیرہ اس سے صادر ہوں اور چشمہائے علوم انکی ذوات بابرکات سے دنیا میں جاری ہوں یہی وہ قربانی ہے جو آیۃ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم میں مندرج فرمائی گئی ہے جسکی بجا آوری بموجب بیعت مندرجہ آیۃ ان الذین یبایعونک الآیۃ کے ہم پر لازم ہے پس ہم سب کو چاہیئے کہ اپنے نفسوں میں اس نفس امارہ کی قربانی کے ذریعے یہ اوصاف مندرجہ آیۃ مثلھم کے پیدا کریں پھر دیکھیں کہ کس قدر ثمرات کثیرہ حاصل ہوتے ہیں تاکہ زراع آخرۃ کا اصل مقصود حاصل ہو اور حسب الحکم لیغیظ بھم الکفار کے مخالفین معاندین کو بجز غیظ کے اور کوئی ثمرہ نہ ملے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

نوٹ تنبیہی

نوٹ تنبیہی متعلق آیۃ والہام۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ الآیۃ۔ بلکہ یہ نکتہ لطیفہ ہے۔ مفسرین نے تفسیر آیۃ مذکورہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اظہار دین اسلام کا کل ادیان دنیا پر حجت اور براہین سے ہی ہو سکتا ہے نہ سیفی طاقت اور سلطنت کی قوت سے۔ کیونکہ ملکی قوت کا سلطان قلوب پر نہیں ہو سکتا اگرچہ بظاہر اس قوت سے لوگوں کا تاثر ظاہر میں واقع ہو جاوے۔ مگر ایسا تاثر بغیر تاثر قلب کے بالکل عبث و بیفائدہ ہے پس اب دریافت طلب امر ہے کہ آیا بذریعہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دین اسلام کا اظہار مندرجہ آیۃ حجج و براہین سے واقع ہوا یا نہیں اگر ہمارے مخاطبین بنظر انصاف غور فرماوینگے تو ضرور بالضرور انکو قائل ہونا پڑیگا۔ کہ فی الحقیقت حضرت اقدسؑ کی ذات بابرکات سے تمام مذاہب موجودہ دنیا پر یہ اظہار مندرجہ آیۃ مذکور کا واقع ہوا خصوصاً ایسے زمانہ میں جسمیں ہماری گورنمنٹ عالیہ عادلہ کی قوت و سطوت کے برابر کسی دوسری سلطنت کی شوکت دقوت موجود نہیں ہے اور اگر کوئی مخالف معاند اس کا انکار ہی کرتا رہے تو وہ ہمارے پاس آوے اور بتاوے کہ دنیا بھر میں یعنی اس زمانہ چودہویں صدی میں دنیا میں وہ کون شخص ہے جس نے دعوے مسیح موعود کیا ہو اور براہین احمدیہ علی حقیقت کتاب اللہ والنبوۃ المحمدیہ کو بھی تمام عالم میں شائع کیا ہو اور بذریعہ رسالہ ماہوار ریویو آف ریلیجنز کے یعنے دنیا بھر کے مذاہب کے نظر کوئی رسالہ اس مدعی مسیحائی کیواسطے سے نکلا ہو بینوا توجروا اس تحریر کیوقت میں مجبور ہوں کہ اظہار حق کیونکر نہ کروں اور مصداق الساکت عن الحق

نماز عید اضحیٰ دار العلوم اور مدینۃ المسیح میں

حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے دس بجے عید کی نماز پڑھائی اور بعد اس کے ایک پر جوش خطبہ پڑھا۔

پہلے تو آیت لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم الآیۃ پڑھ کر اسکی تفسیر کی اور بتایا کہ ہر ظاہر کے لئے ایک باطن ہے۔ شریعت اسلام میں یہ قاعدہ عمومیت کے ساتھ جاری ہے کہ ہر حکم ظاہری کے نیچے ایک باطنی غایۃ ہے۔ بکل ظہر بطن الحدیث۔ اور ان بطون میں بعض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قرآن مجید نے خود تصریح فرما دی ہے اور بعض کی تشریح اپنی امت کے اولیا و خلفاء کے اجتہاد و معرفت پر چھوڑ دی ہے تاکہ انکو بھی اجر و ثواب میں حصہ ملے یہاں ارشاد فرماتا ہو کہ اصل مقصود قربانی سے حصول قرب اللہ تعالیٰ کا ہے جو تقویٰ سے حاصل ہوتا ہو اور کذلک سخرھا لکم لتکبروا اللہ علی ماھدٰکم و بشر المحسنین میں بتایا کہ جیسے جانور ہم نے تمہارے سپرد کر دئے ہیں۔ ایسے تم اپنے تمام قویٰ کو خدا تعالیٰ کے احکام کے روبرو قربان کرو۔ یعنے ان کے سپرد کرو اور اپنے نفس امارہ کو خدا کے فرمانوں کے آگے ذبح کرو۔ کیونکہ آیۃ افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ واضلہ اللہ علی علم وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون میں جو ضلالت پنجگانہ مذکور ہے وہ اس زمانہ پر ختم نہیں ہو یا پہیلی ہوئی ہیں ہو کہ قرآن مجید کی ہدایت قیامت تک ہے اس لئے اس آیت میں ان پانچ گمراہیوں کا بالخصوص ذکر کیا ہے جو اصل الاصول ہیں تمام گمراہیوں کی۔ اور جو آیۃ کہ اس کے آگے ہے پڑہیں گے اس میں ان پانچوں ضلالتوں کی اصلاح بڑی تاکید سے ارشاد فرمائی ہے انمیں سے اول اصل جملہ یہ امر گمراہی کی ہے کہ اپنی خواہش نفسانی کو معبود بنالینا۔ دوئم۔ اسی اتخاذ الٰہہ ھواہ کی سزا میں باوجود علم کے گمراہ ہو جانا انسان کے اس اتخاذ پر اللہ تعالیٰ کا فعل مترتب ہوتا ہے گویا اضلہ اللہ علی علم کا مضمون صادق آ جاتا ہے۔ سوئم۔ کانوں پر مہر لگ جانا یعنے حق کا شنوا نہ رہنا چہارم۔ دل پر مہر لگ جانا یعنی حق پر بالکل غور نہ کرنا۔ پنجم۔ آنکھوں پر پردہ پڑ جانا یعنی حق کا اور اہل حق کے کمالات کو بینا نہ رہنا۔ اسی بارہ میں مولانا روم فرماتے ہیں ۔ بند این راتوں کردن جدا ٭ بذ ہیں راندگس دوا۔ اور حرص وہوا کے متعلق ارشاد کیا ہے ۔ تا ہوا تازہ است ایمان تازہ نیست ۔ کین ہوا جز قفل این دروازہ نیست ۔ اور علم کی نسبت فرماتے ہیں بلیغات السبقین ابو ناالفخار بالعلوم و الفتنا جان جملہ علما ابنست این کہ بداند من کیم در یوم دین ۔ چوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا رحمن اور رحیم ہے اور اسکو قرآن مجید کو انہیں پہنچانا شروع کیا ہے اس لئے اس زمانہ میں جب ان پانچ گمراہیوں کا دنیا میں زور ہوا تو خدا تعالیٰ رحمن و رحیم نے اپنی طرف سے ان کے اندفاع کے لئے ایک مہدی و ہادی بھیجا اور یہی سنت اللہ ہے کیونکہ اس زمانہ پر بلکہ میں ظہر الفساد فی البر والبحر کا بسبب شیوع ان ضلالتوں کے بحر و بر سب ہی یعنی عالم و عامی بگڑ گئے تھے اسی لئے حسب الوعدہ مندرجہ کتب الٰہیہ و قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے مسیح موعود منجانب اللہ مبعوث ہو کر جسکی پیشگوئی سورہ انا فتحنا میں بھی موجود ہے چنانچہ جمہور مفسرین و محققین نے بالعموم تفسیر آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ۔ میں مسیح موعود کا زمانہ لکھا ہے اور یہ آیۃ الہاماً بھی نازل ہوئی ہے اور اس سے آگے محمد رسول اللہ والذین معہ الآیۃ میں اشارۃً بتلایا گیا ہے کہ ایک بروز محمدؐ آخری زمانہ پر نفس میں اصلاح کے لئے الحکم ہو کر آئیگا ہے چنانچہ اسی لئے مسیح موعود کی جماعت کو آخرین منہم لما یلحقوا بہم کے ساتھ از روئے صفات کے صحابہ کرام میں داخل فرمایا جیسا کہ حدیث متفق علیہ لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس میں اس آیۃ کی تفسیر موجود ہے کما ثبت نسبہ من آل فارس اور یہی وجہ ہے کہ سورہ انا فتحنا کی اکثر آیات اور خود آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر دوبارہ اس بروز محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہاماً نازل ہوئیں۔

اور از آن جملہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم کا نزول بھی اس امر کا مشعر ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر کوئی بیعت قابل ذکر و لائق اہتمام ہے تو وہ صرف مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ہے۔ اس بیعت کے لئے سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بروز کی بیعت کی شان کو تبلایا ہے۔ کہ فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما۔ محمد رسول اللہ میں اشارہ ہے کہ یہ اس ذات بابرکات کا فرستادہ ہے جسکی شان میں بیدہ ملکوت کل شئی ہے اور وللہ ملک السمٰوات والارض وما فیھن آیا ہے۔ تو غور کرو کہ جب ایک چپڑاسی فرستادہ حاکم سے سرکشی کر کے انسان مواخذہ سے نہیں بچ سکتا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس احکم الحاکمین کے فرستادہ سے بغاوت کرنا برا نتیجہ نہ لادے۔ چنانچہ مخالفین معاندین کے مخالفت کے نتائج بد کس کو نہیں معلوم جو واقع ہوئے۔ پھر اس کے ساتھ ہی آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کے چند اوصاف بتائے ہیں اور پھر دو مثلوں اور مثالوں سے وہ اوصاف واضح کئے ہیں اور آخری مثل میں بتایا ہے کہ یہ پانچ وصفیں اور نیکیاں ان پانچوں بدیوں کے مقابلہ میں جو افرأیت من اتخذ الٰہہ میں مذکور ہیں۔ ہم کو اختیار کرنی چاہئیں اور وہ پانچ ضلالتیں ترک کرنی لازم ہیں۔ جیسا کہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار۔ اب غور کرنا چاہئیے کہ تشبیہ میں چار چیزیں ہوتی ہیں۔ مشبہ مشبہ بہ۔ وجہ شبہ۔ اور حرف تشبیہ۔ اس آیت میں والذین معہ جو مرجع ہے مثلھم کا مشبہ ہے اور زرع مشبہ بہ اور ک حرف تشبیہ اور وجہ شبہ کھیتی کی سبزی اور بارآوری اور ثمرات کثیرہ کا حاصل ہونا بہت قلیل تخم سے جو یعجب الزراع سے مفہوم ہوتا ہے۔ پھر زرع کے اجزاء کے لحاظ سے کھیتی کی مختلف اجزاء کی کیفیتیں (جو وہ بھی مشبہ ہیں کیونکہ مشبہ بہ کے اجزاء ہیں) بتائی ہیں۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ۔ اخرج شطأہ ۔ اس کھیتی نے زمین سے اپنا پٹھا نکالا۔ اس کے مقابل میں مشبہ عقائد صحابہ ہیں۔ اس لئے ہم بیعت والوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمین دل میں ان اعتقادات صحیحہ کو جمائیں جو مذکور فی القرآن والاحادیث اور ثابت عن السنۃ النبویہ ہیں اور جو ہمارے الحکم العدل جری اللہ فی حلل الانبیاء نے بتا دئے ہیں از انجملہ مسیح کی وفات اور اس کا ان صفات میں جو خاصۂ الوہیت ہیں۔ شریک نہ ہونا جس سے تمام دین عیسائی بیخ و بنیاد سے استیصال ہوا جاتا ہے اور مثمر ثمرات کثیرہ کا ہے دین اسلام کے لئے۔ فآزرہ ۔ پھر اس نے اسے مضبوط و محکم کیا۔ یہ استحکام براہین احمدیہ سے حاصل ہوتا ہے۔ گویا وہ اعتقادات صحیحہ۔ براہین قویہ۔ دلائل محکمہ اور حجج نیرہ سے مضبوط کئے جاویں یہ حجج وہی ہیں۔ جو ہمارے علیہ السلام کو حضرت ابراہیم سے ارث میں پہونچی ہیں جن کی شان میں آیا ہے۔ تلک حجتنا آتیناھا ابراہیم ۔ یہ تمام فضائل حجتوں کے بذریعہ و طفیل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ورثہ میں اس لئے ملے ہیں کہ آپ بنی اسحٰق میں سے ہیں اور اسحٰق حضرت ابراہیمؑ کی اولاد۔ اور حضرت ابراہیم کے حق میں فرمایا گیا تھا۔ کہ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ ۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا ہے ؎

دگر استاد را نامے ندانم ٭ کہ خواندم در دبستان محمدؐ

فاستغلظ ۔ پھر وہ موٹا ہو گیا اس کا مشبہ اعمال صالحہ اور افعال حسنہ ہیں اس لئے ہماری جماعت پر اور ہم پر لازم ہے کہ اعمال صالحہ اور ان کی بجا آوری میں جہاں تک ممکن ہو کوشش کریں اور حتی الوسع کسی عمل فرض اور واجب اور سنت میں کوتاہی واقع ہو باقی شیخ علیہ الرحمۃ کا قطعہ یاد رہے کہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش عذر بدرگاہ خدا آورد ورنہ سزا دار خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد۔

فاستوی علی سوقہ ۔ پھر وہ کھیتی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی یہ استقامت جب حاصل ہو کہ اپنی تمام اخلاق کو اخلاق محمدیہ کے رنگ میں رنگ دیا جاوے پس اس کا مشبہ اخلاق حمیدہ ہیں اور استوی علی السوق مشبہ بہ ہے۔ اس لئے ہم سب بیعت کرنے والوں کو چاہئیے کہ اخلاق حمیدہ و صفات سعیدہ اپنے نفس میں پیدا کریں اور ان کی تحصیل کے لئے نہایت جد و جہد کریں کیونکہ ان جملہ اخلاق کا مجموعہ ہم حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء میں دیکھ چکے ہیں ابھی کچھ زمانہ دراز نہیں ہو گیا ہے۔ پانچویں بات یعجب الزراع ہے جو ان چار مذکورۃ الصدر باتوں پر متفرع ہے، یعنی جب وہ کھیتی موٹی اور مضبوط ہونیکے علاوہ اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو جاوے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیئے کہ جب جماعت احمدیہ اعتقادات صحیحہ اور ان پر حجج نیرہ قائم کرنیکے علاوہ اعمال صالحہ کی بجا آوری کے ساتھ اپنے اندر اخلاق حمیدہ پیدا کرلے تو پھر وہ وقت آ جاتا ہو کہ افراد جماعت ثمرات علوم سے متمتع ہوں اور خرق عادات و کرامات وغیرہ ان سے صادر ہوں اور چشمہائے علوم انکی ذوات بابرکات سے دنیا میں جاری ہوں یہی ہو وہ قربانی جو آیۃ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم میں مندرج فرمائی گئی ہو جسکی بجا آوری بموجب بیعت مندرجہ آیۃ ان الذین یبایعونک الآیۃ کے ہم پر لازم ہو پس ہم سب کو چاہئیے کہ اپنے نفسوں میں اس نفس امارہ کی قربانی کے ذریعے یہ اوصاف مندرجہ آیۃ مثلھم کے پیدا کرلیں پھر دیکھیں کہ کس قدر ثمرات کثیرہ حاصل ہوتے ہیں تاکہ زراع آخرۃ کا اصل مقصود حاصل ہو اور حسب الحکم لیغیظ بھم الکفار کے مخالفین معاندین کو بجز غیظ کے اور کوئی ثمرہ نہ ملے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین یا رب العالمین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

نوٹ تنبیہی

نوٹ تنبیہ متعلق آیۃ و الہام۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ الآیۃ۔ بلکہ یہ نکتہ لطیفہ ہے۔ مفسرین نے تفسیر آیۃ مذکورہ میں یہ بھی لکھا ہو کہ یہ اظہار دین اسلام کا کل ادیان دنیا پر حجت اور براہین سے ہی ہو سکتا ہے نہ سیفی طاقت اور سلطنت کی قوت سے۔ کیونکہ ملکی قوت کا سلطان قلوب پر نہیں ہو سکتا اگرچہ بظاہر اس قوت سے لوگوں کا تاثر ظاہر میں واقع ہو جاوے۔ مگر ایسا تاثر بغیر تاثر قلب کے بالکل عبث و بیفائدہ ہے پس اب دریافت طلب امر ہے کہ آیا بذریعہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے دین اسلام کا اظہار مندرجہ آیۃ حجج و براہین سے واقع ہوا یا نہیں اگر ہمارے مخاطبین بنظر انصاف غور فرماوینگے تو ضرور بالضرور انکو قائل ہونا پڑیگا۔ کہ فی الحقیقت حضرت اقدسؑ کی ذات بابرکات سے تمام مذاہب موجودہ دنیا پر یہ اظہار مندرجہ آیۃ مذکور کا واقع ہوا خصوصاً ایسے زمانہ میں جسمیں ہماری گورنمنٹ عالیہ عادلہ کی قوت و سطوت کے برابر کسی دوسری سلطنت کی شوکت و قوت موجود نہیں ہے اور اگر کوئی مخالف معاند اس کا انکار ہی کرتا ہے تو وہ ہمارے پاس آوے اور بتاوے کہ دنیا بھر میں یعنی اس زمانہ چودہویں صدی میں دنیا میں وہ کون شخص ہے جس نے دعوے مسیح موعود کا کیا ہو اور براہین احمدیہ علی حقیت کتاب اللہ والنبوۃ المحمدیہ کو بھی تمام عالم میں شائع کیا ہو اور بذریعہ رسالہ ماہوار ریویو آف ریلیجنز کے یعنے دنیا بھر کے مذاہب پر نظر کرکے رسالہ اس مدعی مسیحائی کیوا سطے سے نکلا ہو۔ بینوا توجروا اس تحریر کیوقت میں مجبور ہوں کہ اظہار حق کیونکر نہ کروں اور مصداق الساکت عن الحق

پندرہ روز کے واسطے رعایت

منصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے ملسکتی ہیں
بقیمت رعایتی - ۲۲ دسمبر ۱۹۱۰ء سے ۲ جنوری ۱۹۱۱ء تک

نام کتاب	مضمون	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
(۱) براہین احمدیہ	پراز معارف وحقائق تمام مذاہب عالم کے رد میں حضرت اقدس علیہ السلام کی مشہور ومعروف پہلی تصنیف جسکے دلائل توڑنے پر دسہزار روپیہ انعام مقرر ہوئے - چار جلد	۵ر	۴ر
(۲) دُرِّ ثمین مکمل اُردو	حضرت مسیح موعود کی یوم الوصال تک تمام اردو نظموں کا مجموعہ	جلد ۸/ غیر مجلد ۴/	مجلد ۸/ غیر مجلد ۴/
(۳) دُرِّ ثمین مکمل فارسی	فارسی نظموں کا مجموعہ ۲۲۰ صفحے	غیر مجلد ۸ر	۶ر
(۴) سنت احمدیہ (مصنفہ قاضی اکمل صاحب)	نماز روزہ زکوٰۃ قربانی نکاح وغیرہ کے مسائل آیات واحادیث سے بالدلائل	۴ر	۳ر
(۵) کفارہ (مصنفہ مفتی محمد صادق صاحب)	عقلی ونقلی دلائل سے یسوعیوں کے بنیادی اصول کو توڑا گیا ہے	۲ر	۱ر
(۶) معیار الصادقین (مصنفہ قاضی اکمل صاحب)	راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت قابل دید	۳ر	۲ر
(۷) القول الصحیح (مصنفہ میاں ہدایت اللہ صاحب)	اردو نظم میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت	۱ر	۰ر
(۸) لیکچر لاہور	اس ملک کے مذاہب اور اسلام (جناب امام کا لیکچر)	۲ر	۱ر
(۹) کامن غلام رسول			
(۱۰) کامن اللہ داد	پنجابی نظمیں	آدھ آدھ آنہ	—
(۱۱) نظم مستورات			—
(۱۲) شہادۃ الفرقان	(مصنفہ قاضی اکمل صاحب) مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے رسالہ شہادۃ القرآن کا علمی جواب	۰۲ر	۰۱ر
(۱۳) سر الشہادتین	(مصنفہ فاضل امروہی) مولانا عبد اللطیف شہید کے واقعات کی پیشگوئی - سورہ یٰسین سے	۱ر	۰ر
(۱۴) جام شہادۃ	مولوی عبد الکریم رض کی وفات پر ایک درد انگیز نظم	۰ر	—
(۱۵) شرائط بیعت	حضرت اقدس کے شرائط بیعت آپ کی تعلیم بمختصر حالات عصر کے ۱۲۵ - ۸ر ۵۰ - ۴ر کے ۲۵ اس سے کم فی کاپی	اصلی قیمت پر فروخت ہونگے	
(۱۶) کتاب الصیام	روزہ کے احکام - نہایت ہی جامع ومختصر رسالہ	۱ر	۰ر
(۱۷) صحیفہ آصفیہ	جناب امیر کا پیغام نظام کے نام	۲ر	۲ر
(۱۸) تفسیری نوٹ	۲۳ - پارے - از درس حضرت امیر المومنین	۷ر	۳ر
	کتب غیر		
(۱۹) عصمت انبیاء	ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان لوگ انبیاء علیہ السلام کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں	۱۰ر	۷ر
(۲۰) غلامی	غلامی کے متعلق تمام اعتراضات کے جواب اور فیصلہ کن بحث	۵ر	۳ر
(۲۱) عیسائی مذہب	عیسائیوں کے رد میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر پہنچنے کا ثبوت	۰ر	۰ر
(۲۲) ضرورت زمانہ	ان تمام اعتراضوں کا جواب جو آجکل اسلام پر کئے جاتے ہیں	۸ر	۷ر
(۲۳) اسلام کی پہلی کتاب	حضرت اقدس کے دعاوی اور ان پر اعتراضوں کے جواب	۰۴ر	۳ر

مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب

نام کتاب	مضمون	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
(۲۴) رویاء صالحہ	ان نشانات کا ذکر جو مسیح کے وجود کے لئے ضروری ہیں	۴ر	۲ر
(۲۵) مشاہدۃ اسمانی (حصہ اول ودوم)	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف شدید کی کتاب کا جواب	حصہ اول ۵ر دوم ۲ر	۶ر
(۲۶) السر المکتوم	نہایت ہی عجیب وغریب کتاب - نبی کریم صلعم کی صداقت اور مسیح ابن مریم کی وفات ومعجزات - معتقدات ثانی کے متعلق توراۃ وانجیل سے اپنے سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صحت ثابت کی گئی ہے	۵ر	۳ر
(۲۷) ظہور المسیح (مصنفہ قاضی اکمل صاحب)	وفات مسیح کا ثبوت تقریباً تمام مخالف کتابوں کے جواب میں آیۂ استخلاف کی عجیب وغریب تفسیر	۶ر	۳ر
(۲۸) فتح الدین	پنجابی نظم - وفات مسیح کے ثبوت میں - آیات واحادیث کی پنجابی نظم میں تفسیر	۴ر	۰۲ر
(۲۹) البرہان الصریح	مشہور شاعر میاں ہدایت اللہ کی تصنیف - پنجابی نظم دعاوی مسیح موعود کا ثبوت - حوالہ ساتھ دیے گئے ہیں ...	۰۲ر	۱ر
(۳۰) مباحثہ رامپوری	فاضل امروہی کی تقریر دربار رامپور میں اور ثناء اللہ کے بعض اعتراضوں کا جواب	۰۲	۲ر
(۳۱) مجموعہ فتاوی احمدیہ (حصہ اول دوم وسوم)	وہ تمام فتوے جو حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے عہد میں دیے	عصر ۱۰ر	عصر
(۳۲) چشمۂ مسیحی	عیسائیوں کے رد میں حضرت مسیح موعود کی تصنیف	۳ر	۲ر
(۳۳) الاستخلاف (قاضی اکمل)	شیعہ کے رد میں بنظیر کتاب صرف آیات قرانی سے ان کے عقائد کا ابطال لاجواب	۳ر	۲ر
(۳۴) مورکھ سیدھ	پنجابی نظم سلسلہ احمدیہ کی صداقت میں	۱ر	۰ر
(۳۵) شری نہکلنک درشن	حضرت کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے	۸ر	۶ر
(۳۶) کرشن لیلا	ایک ہندی نظم - لیکھرام کی ہلاکت کرشن اوتار کی صداقت	۱ر	۰ر
(۳۷) حضرت کی پرانی تحریریں	معارف وحقایق کا خزانہ	۰۳ر	۱½ر
(۳۸) خط اور حضرت کی تقریر	....	۲ر	۱ر
(۳۹) سلک مروارید حصہ اول ودوم	مستورات کے لیے نہایت مفید سلسلہ احمدیہ کی تائید	۸ر	۴ر
(۴۰) مکتوبات احمدیہ	چودھویں صدی کے امام علیہ السلام کے تصوف آموز مکتوب	۸ر	۴ر
(۴۱) سات پارے ترجمۃ القرآن ۲۴ — ۳۰ پارے تک	مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب - اس زمانہ میں عجیب تفسیر	سات روپے	پانچ روپے
(۴۲) بدر کے پرانے فائل ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء	....	للعہ ر	سے ر
	....	للعہ ر	سے ر
	....	للعہ ر	سے ر
(۴۳) اخبار بدر	ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہونیوالا - جمعہ کے خطبات - کلام امیر حضرت امیر کے مکتوبات - اسلام کے اندرونی وبیرونی مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب مع ضمیمہ درس قرآن شریف للعہ ر بلا ضمیمہ ۳ر		للعہ ر مع ضمیمہ درس بلا ضمیمہ ۳ر

Digitized by Khilafat Library

پندرہ روز کے واسطے رعایت

مندرجہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے مل سکتی ہیں

بقیمت رعایتی ۲۲ دسمبر ۱۹۱۰ء سے ۳ جنوری ۱۹۱۱ء تک

نام کتاب	مضمون	اصل قیمت	رعایتی قیمت
(۱) براہین احمدیہ	پراز معارف وحقائق تمام مذاہب عالم کے رد میں حضرت اقدس علیہ السلام کی مشہور ومعروف پہلی تصنیف جسکے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہوے۔ چار جلد	عہ	عہ ۱۲ر
(۲) درثمین مکمل اردو	حضرت مسیح موعود کی یوم الوصال تک تمام اردو نظموں کا مجموعہ	جلددار ۱۲ر غیر مجلد	مجلد ۸ر غیر مجلد
(۳) درثمین مکمل فارسی	فارسی نظموں کا مجموعہ ۲۲۰ صفحے	غیر مجلد ۸ر	۵ر
(۴) سنت احمدیہ (مصنفہ قاضی اکمل صاحب)	نماز روزہ زکوٰۃ قربانی نکاح وغیرہ کے مسائل آیات واحادیث سے بادلائل	۴ر	۳ر
(۵) کفارہ (مصنفہ مفتی محمد صادق صاحب)	عقلی ونقلی دلائل سے عیسائیوں کے بنیادی اصول کو توڑا گیا ہے	۳ر	۱ر
(۶) معیار الصادقین (مصنفہ قاضی اکمل صاحب)	راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کے ثبوت قابل دید	۳ر	۲ر
(۷) القول الصحیح (مصنفہ میاں ہدایت اللہ صاحب)	اردو نظم میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت	ار	۰ر
(۸) لیکچر لاہور	اس ملک کے مذاہب اور اسلام (جناب امام کا لیکچر)	۳ر	ار
(۹) کامن غلام رسول (۱۰) کامن الدواد (۱۱) نظم مستورات	پنجابی نظمیں	آدھ آدھ آنہ	۔ر
(۱۲) شہادۃ الفرقان	(مصنفہ قاضی اکمل صاحب) مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے رسالہ شہادۃ القرآن کا علمی جواب	۲ر	۱ر
(۱۳) سر الشہادتین	(مصنفہ فاضل امروہوی) مولانا عبد اللطیف شہید کے واقعات کی پیشگوئی۔ سورہ یسین سے	ار	۰ر
(۱۴) جام شہادۃ	مولوی عبد الکریم رض کی وفات پر ایک دردانگیز نظم	۰ر	۔
(۱۵) شرائط بیعت	حضرت اقدس کے شرائط بیعت آپ کی تعلیم بمختصر حالات عہ کے ۱۲۵۔ ۸ر ۵۰۔ ۴ر کے ۲۵ اس سے کم نی کاپی	اصلی قیمت پر فروخت ہونگے	
(۱۶) کتاب الصیام	روزہ کے احکام۔ نہایت ہی جامع ومختصر رسالہ	ار	۰ر
(۱۷) صحیفہ آصفیہ	جناب امیر کا پیغام نظام کے نام	۲ر	۲ر
(۱۸) تفسیری نوٹ	۲۳۔ پارے۔ از درس حضرت امیر المومنین	سے ر	[illegible]
	کتب غیر		
(۱۹) عصمت انبیاء	ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان لوگ انبیاء علیہ السلام کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں	۱۰ر	۷ر
(۲۰) غلامی	غلامی کے متعلق تمام اعتراضات کے جواب اور فیصلہ کن بحث	۵ر	۳ر
(۲۱) عیسائی مذہب	عیسائیوں کے رد میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر کشمیر پہنچنے کا ثبوت	۰ر	۰ر
(۲۲) ضرورت زمانہ	ان تمام اعتراضوں کا جواب جو آجکل اسلام پر کئے جاتے ہیں	۸ر	۷ر
(۲۳) اسلام کی پہلی کتاب	حضرت اقدس کے دعاوی اور اُنپر اعتراضوں کے جواب	۴ر	۴ر

نام کتاب	مضمون	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
(۲۴) رؤیا صالحہ	ان نشانات کا ذکر جو مسیح کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں	۴ر	۴ر
(۲۵) شہادۃ آسمانی (حصہ اول ودوم)	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف شدید کی کتاب کا جواب	حصہ اول ۵ر دوم ۲ر	۶ر
(۲۶) السر المکتوم	نہایت ہی عجیب وغریب کتاب۔ نبی کریم صلعم کی صداقت اور مسیح ابن مریم کی وفات معجزات۔ معتقدات ثانی کے متعلق تورات و انجیل سے اپنے سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صحت ثابت کی گئی ہے	۵ر	۳ر
(۲۷) ظہور المسیح (مصنفہ قاضی اکمل صاحب)	وفات مسیح کا ثبوت تقریبا تمام مخالف کتابوں کے جواب میں آیۃ استخلاف کی عجیب وغریب تفسیر	۶ر	۴ر
(۲۸) فتح الدین	پنجابی نظم۔ وفات مسیح کے ثبوت میں۔ آیات واحادیث کی پنجابی نظم میں تفسیر	۴ر	۲ر
(۲۹) البرہان الصریح	مشہور شاعر میاں ہدایت اللہ کی تصنیف۔ پنجابی نظم دعاوی مسیح موعود کا ثبوت۔ حوالہ ساتھ دئے گئے ہیں۔	۲ر	ار
(۳۰) مباحثہ رامپوری	فاضل امروہوی کی تقریر دربار رامپور میں اور ثناء اللہ کے بعض اعتراضوں کا جواب	۲	۲ر
(۳۱) مجموعہ فتاوی احمدیہ (حصہ اول دوم وسوم)	وہ تمام فتوے جو حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنے عہد میں دئے	عہ	عہ
(۳۲) چشمہ مسیحی	عیسائیوں کے رد میں حضرت مسیح موعود کی تصنیف	[illegible]	۲ر
(۳۳) الاستخلاف (قاضی اکمل)	شیعوں کے رد میں بےنظیر کتاب۔ صرف آیات قرآنی سے ان کے عقائد کا ابطال لاجواب	۳ر	۲ر
(۳۴) مورکھ سیدھ	پنجابی نظم میں سلسلہ احمدیہ کی صداقت میں	ار	۰ر
(۳۵) شری نہکلنک درشن	حضرت کا کرشن اوتار ہونا ثابت کیا گیا ہے	۸ر	۶ر
(۳۶) کرشن لیلا	ایک سندھی نظم۔ لیکھرام کی ہلاکت کرشن اوتار کی صداقت	ار	۰ر
(۳۷) حضرت کی پرانی تحریریں	معارف وحقائق کا خزانہ	۲ر	۱ر
(۳۸) خط اور حضرت کی تقریر	....	۲	ار
(۳۹) سلک مروارید حصہ اول ودوم	مستورات کے لئے نہایت مفید سلسلہ احمدیہ کی تائید	۴ر	۴ر
(۴۰) مکتوبات احمدیہ	چودھویں صدی کے امام علیہ السلام کے تصوف آموز مکتوب	۸ر	۴ر
(۴۱) سات پارے ترجمۃ القرآن ۲۴ سے ۳۰ پارہ تک	مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب۔ اس زمانہ میں عجیب تفسیر	سات روپے	پانچ روپے
(۴۲) بدر کے پرانے فائل سنہ ۱۹۰۸ء و	....	للعہ	سے ر
سنہ ۱۹۰۹ء و	....	للعہ	سے ر
سنہ ۱۹۱۰ء	....	للعہ	سے ر
(۴۳) اخبار بدر	ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہونیوالا۔ جمعہ کے خطبات۔ کلام امیر حضرت امیر کے مکتوبات۔ اسلام کے اندرونی و بیرونی مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب معہ ضمیمہ درس قرآن شریف للعہ بلا ضمیمہ ۲		للعہ معہ ضمیمہ درس بلا ضمیمہ ۲

Secretary for MISSIONARY WORK
TO
HIS HOLINESS THE KHALIFATUL MASIH,

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر الیس کے برمن باہو مشہور دوا کی بی بی ٹیب

۲۶/۴۸ جیسے بے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ہے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں بیسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سو چوتو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور و تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اول دوا ہے گرمی کے وقت پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵؍

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے ۵؍

ڈاکٹر الیس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگوا کر ملاحظہ فرمادیں۔

خط۔ پتہ۔ نمبر۔ تاریخ۔ نام ۱۱/۱۲

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے فوراً پتہ ذیل سے طلب فرمادیں۔

پانچ پانچ حروف اور دو سٹ ہندسے معہ دو لائن ٹائپ۔ ہولڈر چٹی وخود سیاہی دینے والی گدی فی بکس ۱۲؍ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ۔ ہولڈر چٹی وخود سیاہی دینے والی گدی فی بکس صرف دس آنے۔

المشتہر

جیون مل کمپنی گوجرانوالہ (پنجاب)

صدائے اقبال ۶/۲۴

"تجارت کارانہ"

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کارانہ" دیا تھا فیس مبلغ للعہ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۸؍ کردی ہے۔ تا کہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھادیں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھی دچونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۸؍ روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف جواب کیلئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت منیجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب آفس کھوڑیانوالہ (لائل پور)

کشتہ و سرمہ ۸/۲۴

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اسلئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھادیں۔ کشتہ جریان یعنی رطوبات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضلہ تعالیٰ اُسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے۔ اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب مدظلہٗ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اور کئی انسانوں نے خدا کے فضل سے صحت پائی قیمت فیتولہ معہ بدرقہ ۱ محصولڈاک ۲؍ سرمہ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے۔ اس کے اعلیٰ اجزا ممیران و موتی ہیں۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے۔ انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا قیمت فیتولہ ۱۲؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر عبدالرحمن کاغانی۔ احمدی۔ قادیان (گورداسپور)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ ابن مریم مرگیا۔ نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی نشان صداقت۔ اور بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے۔ پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوالیں اور خط کتابت میں بھی استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقصدہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف وسستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے یا دوائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب

پارسل ملسکتی ہے۔

ماہوار رسالہ احمدی ۴/۲۴

شروع جنوری ۱۹۱۱ء سے انشاء اللہ ایک ماہوار رسالہ ۱۸ × ۲۲ کی تقطیع پر ۳۲ صفحے کا علاوہ ٹائٹل زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر الحق پریس دہلی سے شائع ہوگا اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کے اعتراضات۔ سابقہ و حال کا مکمل و مفصل جواب دینا اور احمدیہ مشن کے متعلق ڈیفنس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اخبار اہل حدیث اور مرقع قادیانی اور الہامات مرزا پر نظر کیجاوے گی اور حسب موقع وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی۔ چکڑالوی۔ بٹالوی۔ لاہوری۔ شیعہ گولڑوی شاہجہانپوری بھوپالوی۔ سہسوانی میرٹھی وغیرہ کے رسائل پر خامہ فرسائی ہوگی۔ قیمت بغرض عام خریداری صرف ۱۲؍ سالانہ معہ محصولڈاک ہے۔ احمدی برادران بہت ہی جلد پانچسو درخواست پوری کردیں تا کہ رسالہ موصوف جلد شائع ہوجاوے۔

المشتہر عاجز قاسم علی احمدی ایڈیٹر اخبار الحق دہلی

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقع پر عین نمائش گاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے جس میں علاوہ اُن کی تمام مطبوعات اور دیگر کتب کے ہمارا اخبار بدر بھی فروخت ہوگا۔ ہمارا اخبار تا زمانہ قیام نمائش شاخ مذکور سے تاریخ اشاعت کے دن کمپ میں مل سکتا ہے۔ منیجر اخبار بدر قادیان

الخطبہ

مشہور سادات میں سے ایک لڑکی نوجوان بالغ کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے۔ یہ تعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی معرفت ہوگا۔ خط کتابت حضرت کی خدمت میں یا معرفت ایڈیٹر بدر ہوسکتی ہے۔

(۲) ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت عمر ۲۲ سال احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے۔

خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہووے ہر ڈسٹرکٹ بھکر

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن باہوشمہور دوا کی پی ٹی ئیں

۲۶/۲۴ جیسے بے ڈاکٹر برمن کا عرق، کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑجاتی ہے اور گھبراکر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سوچ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور و تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۵ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر۔

Digitized by Khilafat Library

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے منگواکر ملاحظہ فرماویں۔

خط - پتہ - نمبر - تاریخ - نام ۱۱/۱۲

مہر جس کو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے فوراً پتہ ذیل سے طلب فرماویں۔

پانچ پانچ حروف اور دو سٹے ہندسے مع دو لائن ٹائپ۔ ہولڈر۔ چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس عہ (۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ۔ ہولڈر چمٹی و خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس ۸ حرف دس آنے۔

المشـــــتـــــهر

جیون مل کمپنی گوجرانوالہ (پنجاب)

صدائے اقبال ۶/۲۴

"تجارت کا راز"

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس مبلغ للعہ مقرر تھی اب بکثرت احباب کے مرضی کے بموجب فیس مبلغ ۲ر کر دی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و بھی و چونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر روانہ ہوگی۔ (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت منیجر ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی۔ روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈ والی سب آفس کھوڑیانوالہ (لائل پور)

کشتہ و سرمہ ۸/۲۴

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں صرف اسلئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں۔

کشتہ جریان منی و رہات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے بفضلہ تعالیٰ اُسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے۔ اس کی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب مدظلہٗ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اور کئی انسانوں نے خدا کے فضل سے صحت پائی قیمت فی تولہ عمہ بدرقہ المحصولڈاک (عہ) سرمہ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے۔ اس کے اعلیٰ اجزا ممیران و موتی ہیں۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کا مجربہ نسخہ ہے۔ انشاء اللہ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا قیمت فی تولہ عہ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر عبدالرحمٰن کاغانی۔ احمدی۔ قادیان (گورداسپور)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پہ بدر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں۔ ابن مریم مرگیا۔ نزول بروزی۔ نشانات ظہور مہدی نشان صداقت۔ معہ بڑی غور و فکر کے بعد نہایت مختصر مدلل عبارت میں یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوالیں اور خط و کتابت میں بھی استعمال کریں۔ ہم خرما و ہم ثواب بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے باوائے قیمت نقد مبلغ للعہ فی ڈبیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے۔

ماہوار رسالہ احمدی ۴/۴

شروع جنوری ۱۹۱۱ء سے انشاء اللہ ایک ماہوار رسالہ ۱۸ - ۲۲ کی تقطیع پر ۳۲ صفحے کا علاوہ ٹائٹل زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر الحق پریس دہلی سے شائع ہوگا اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کے اعتراضات سابقہ و حال کا مکمل و مفصل جواب دینا اور احمدیہ مشن کے متعلق ڈیفنس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اخبار اہل حدیث اور مرقع قادیانی اور الہامات مرزا پر نظر کیجاوے گی اور حسب موقع وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی۔ چکڑالوی۔ بٹالوی۔ لاہوری۔ شیعہ گولڑوی شاہجہانپوری بھوپالوی۔ سہسوانی میرٹھی وغیرہ کے رسائل پر خامہ فرسائی ہوگی۔ قیمت بغرض عام خریداری صرف ۱ر سالانہ معہ محصولڈاک ہے۔ احمدی برادران بہت ہی جلد پانچسو درخواست پوری کر دیں تاکہ رسالہ موصوف جلد شائع ہوجاوے۔

المشتہر عاجز قاسم علی احمدی ایڈیٹر اخبار الحق دہلی

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقع پر عین نمائش گاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے جس میں علاوہ اُن کی تمام مطبوعات اور دیگر کتب کے ہمارا اخبار بدر بھی فروخت ہوگا۔ ہمارا اخبار تا زمانہ قیام نمائش شاخ مذکور سے تاریخ اشاعت کے دن کیمپ میں مل سکتا ہے۔ منیجر اخبار بدر قادیان

المخطبہ

مشہور سادات میں سے ایک لڑکی نوجوان بالغ کے واسطے جو حضرت خلیفۃ المسیح کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ ایک لائق آدمی کی ضرورت ہے۔ یہ تعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی معرفت ہوگا۔ خط و کتابت حضرت کی خدمت میں یا معرفت ایڈیٹر بدر ہوسکتی ہے۔

(۲) ایک شریف خاندان کی غیر احمدی بیوہ عورت عمر ۲۲ سال احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شریف خاندان کے خواندہ آدمی کی ضرورت ہے۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہووے ٹکٹ بھیجکر